धर्मानुसन्धान

دہرمانوسندہان یعنی تحقیقات دہرم حقیقی

نسخہ ہذا مین وہ خطوط درج کئے گئے ہین جو چہرہ روز ہوی کہ اخبار کوہ نور
مین بطور مباحثہ مابین دہرم مروجہ ہنود ماننی والی وہ دہرم حقیقی
برہم دہرم کے ماننی والے کی طبع ہوی تہی

اس کتاب کے دو حصہ ہین

حصہ اول مین مہتمم کوہ نور و لالہ ہرنراین جی کی خطوط درنہ باعتراضات برہم دہرم کے ہین

حصہ دوم مین جوابات نیٹو فلسفی برہم کے ہین جس سے اصول و حقیقت برہم دہرم کے ظاہر ہوتی ہین

سنہ ۱۸۶۸ع

مطبع متربلاس لاہور مین باہتمام
پنڈت مکند رام مالک مطبع کی چہپا

قیمت فی جلد ۴/-

ضمیمہ [illegible] پرچہ
پرچہ کوہ نور [illegible] اپریل

برہم مت

پرچہ ہای کوہ نور گذشتہ مین جو اکثر ذکر جلسے
برہم سماج اور تقریرہای بابو کیشب چندر سین صاحب
پرچارک برہم سماج کلکتہ کا درج ہوا ناظرین
اخبار کو ملاحظہ اوسکی سے یہہ تو ضرور معلوم
ہوا ہوگا کہ تقریرین بابو صاحب موصوف
کی برہم مت کی تشریحات و کیفیات
مین ایسی تہین اور چرچے ہوئی ہین جنکے
سننی کو صدہا عہدہ دار اور حکام اور
ہر خاص و عام صاحبان علم و فضل شامل
جلسہ ہوتے رہے ہین اور بابو صاحب
موصوف اس دہرم کے بڑے ریفارمر
اور فاضل پرچارک یعنی پادری یا مجتہد
ہین — پر تقریر اکثر احباب ناواقف
زبان انگریزی سے بوجہ اسکے کہ اونکو
ماہیت مفصل سے علم نہین ہوا یہہ بات
پائی گئی کہ وے بابو صاحب موصوف کو
ناستک اور اگہوری خیال کرکے دہرم ہنود کا

دشمن اور مخالف جانتی ہین — سو واسطے
توضیح اور توقیع اوسکے ایک مختصر تقریر
بطور خلاصہ کے جو بخوبی سمجہہ مین آسکے
ذیل مین لکہی جاتی ہے —

واضح ہو کہ بمرور عرصہ پینتیس ۳۵ چہتیس ۳۶
برس کے جب ملک بنگال مین ایک بڑے
نامی گرامی صاحب فضل و کمال بابو رام
موہن رائے صاحب نے دیکہا کہ ہمارے
ملک کے صدہا شرفا و نجبا جو دولت اور
حشمت اور علم اور فضل مین صاحب کمال
ہین مذہب عیسائی کیطرف مخاطب ہین اور
جو آزادی اور فارغ البالی کہ مذہب اور
طریقت مذکور مین حاصل ہے اوسکو پسند
کرتے ہین عجب نہین کہ رفتہ رفتہ مذہب
ہنود کا نام و نشان بہی نرہے اپنی دور
اور عاقبت اندیشی سے اونہون نے
یہہ تجویز قرار دی کہ چون روکنا اس
گروہ عظیم سطر حسبی لایق اور فایق کسیطرح
ممکن نہین ہے اور قایم رہنا بنا مذہب
ہنود کا ضروریات سے بہی بہتر ہے کہ ایک مت
ایسا قایم کیا جاوے جسمین وہ گروہ گمراہ
اپنی رغبت سے پہنس جاوے اور بنا مذہب

ہنود کے قایم رہے لہذا اونہون نے
یہہ ست جسکا نام برہم ست رکھا ہی قایم
کیا اور اصول اسکے یہہ قرار دئی کہ کیول
ایشر پر اتما کو ماننا اور پوجنا اور جتنی دیئے
دیوتا ہین اونکو صرف بزرگ عصر کا جاننا
اور گناہون کبیرہ سے پرہیز کرنا مکتی تک
ہی اور قیود و پرہیز چوجہا اور کہانے
پینے کے فضول ہین جس چیز کو جسکا جی چاہے
بے شک کہاوے جس سے جسکی موافقت
ہوجاوے بیاہ شادی وغیرہ کرے مرنا
جینا سب ایشر کے ہاتہہ ہی اوسکا سوگ اور خوشی
مساوات ہی گناہونکا کفارہ محض عبادات
ہی مکتی اوسی صورت مین متصور ہے کہ آدمی
صادق العقیدت سی گناہ کرے ہی نہین
چنانچہ تاریخ چودہوین مارچ کے جلسہ
مین مکان سکشا سبہا مین بابو صاحب
موصوف نے بعد تصریح ان جملہ امور کے
یہہ بہی کلمہ فرمایا تہا کہ حضرت عیسی مسیح
نے جو اپنی امت کے معافی گناہونکے
واسطے پہانسی لی ہے کبہی ممکن نہین ہے
کہ اونکی پہانسی لینی سے اون کی امت
کے گناہ معاف ہونگی اور دان اور پن اور

خیر وخیرات وغیرہ جتنی کرم ہین سب فضول
ہین کتنی آدمی کے کیول سچی اور پاک وصاف
رہنی گناہون سے ہی ممکن ہے اور یہہ
دولت اسیکو نصیب ہوگی جو اونکے ہمت
کی طریقت پر سچائی اور ارادت و صفائی
سے چلیگا اور قایم رہیگا اور اسکے ثبوت
مین بہت طول وطویل تمثلین اور شہادتین
دی تہین جنکا تحریر کرنا طوالت عظیم مین
داخل ہے۔ یہہ عمل بابو رام موہن رای
صاحب کا کارگر ہوا اسیکڑون متحلل المذاہب
والطریقت اونکے پیرو ہوگئے اور انہون
نے باتفاق اور کئی اپنی رفیقون کے
اسباب مین کئی گرنتہہ ہی رچے اور اوسکا
قرار دئی اور سماج بنائی اور طریق خداپرستی
اور علم آلہی کے قرار دئے اور مکان
عظیم الشان بطور گرجا تعمیہ کیا جسکی تعریف
مین منشی امین چند صاحب سیاح ممالک ہند
نے اپنی سفرنامہ مین یہہ تحریر فرمایا ہے
کہ یہہ مکان جیت پور روڈ مین ایک بنگالی
کا بنایا ہوا ہے اور بانی اس مکان نے کئی
ہزار روپیہ اوسکے اخراجات کیواسطے
علیحدہ کر دیا ہے کہ جسکے سود سی اوسکا

خرچ ہوتا ہے اس استہان مین ہر ہفتہ
بید کے روز رات کیوقت بید بانچا جاتا ہے
اور جس جگہہ مین کہ بید کا اوچارن ہوتا ہے
وہ مکان بہت نفیس اور پاکیزہ ہے طول
اوسکا بہت بڑا ہے کہ جسمین سیکڑون آدمی
بیٹہہ سکتے ہین اور مکان کے درمیان مین
زمین پر سنگ مرمر کا فرش بندہا ہی اوپر
بنڈت جی بیٹہہ کر کتہا بانچا کرتے ہین اور
اوس سنگ مرمر کے گرداگرد لکڑیونکا کٹہرہ
لگا ہوا ہے اور اوس کٹہرہ سے باہر
دونو طرف لکڑی کے تخت پوش رکہے ہوے
ہین کہ جیسے انگریزی گرجا گہر مین ہوتے
ہین شروتا لوگ اونکے اوپر بیٹہا کرتے ہین
ایک دن سات بجے رات کی مین بہی وہان
گیا اور میرے جانے سی پہلے کتہا کا آرنبہ
ہو رہا تہا اور پنڈت جی اوس سنگ مرمر
کی چوکی پر بیٹہے ہوئے بید بانچ رہے تہے
اور شروتا لوگ اون تخت پوشون پر جوتا
پہرے ہوی بیٹہے تہے۔ چونکہ مذہب ہنود مین
ایسی مکان پر جوتا پہر کر بیٹہنا خلاف رسم کی
ہے اسواسطے مینی لالہ مکند لعل صاحب سے
پوچہا کہ یہہ کیسی ہندو ہین جو جوتا پہنی ہین تو

اونہون نے جواب دیا کہ ان لوگون نے
بالکل انگریزی گرجا گہر کے طریق پر یہہ طریقہ
جاری کیا ہے اسواسطے سب رواج و رسم
یہانکی بعینہ اوس طریق پر ہین۔ بعد اوسکے
قریب نو بجے رات کے جب کتہا سنوان
ہوچکی تب تہوڑے دیر تک بشن پد گائے گئے
اور اوسکے بعد سب لوگ برخاست ہو گئے
اس جلسہ اور نئے طریقہ کو دیکہہ کر مین بہت
خوش ہوا کسواسطے کہ یہہ طریقہ بہت اچہا
معلوم ہوتا ہے بلکہ اگر تمام ہندوستان مین
ایسا ہی طریقہ رایج ہو جاوے تو بہت
بہتر ہوگا اور بڑی افسوس کی بات ہے
کہ اب تمام ہندوؤن مین کہانی پینی کی
بڑی بیچار دیکہے جاتے ہین یہانتک کہ
بنیاد اس مذہب کی صرف کہانی پینی
کے اوپر رہ گئی ہے اور دہرم کرم
کا کچہہ چرچا نہین ہوتا پس اگر کوئی شخص
دہرم کرم کچہہ بہی نہ کرے تو کوئی شخص
پرسان حال اوسکا نہین ہوتا ہے اور
اگر کہانے پینی مین بے احتیاطی ہو تو اوسی وقت
ذات سی خارج ہو جاتا ہے۔
مگر چونکہ اشاعت و تلقین اس دہرم کی نہایت

زبان انگریزی اور بنگالی مین ہی رہی اثر
اسکا زیادہ تر اوسی طبقہ مین پہیلتا رہا جسکو
موقع تلقین مذکور کا ملا یا کتب مذکورین
کی سیر کی اور اصول اور ماہیت انہی اصل
طریقت سی بے علم رہے یا قیود مذہبی سے
گہبرا کر آزادی اور فارغ البالی کیطرف متوجہ ہوئے
اور نازک مزاجی اور سہل پسندی کے مطیع
ہوئے مگر چونکہ توڑنا ایک بہت قدیم اور
بہت مضبوط عمارت کا ایسی کم زور اوزار سے
ہتہیارون سے نہایت دشوار تہا زیادہ مطیع
پیرو اس مت کے نہین ہوئی اور اسکی
مت مین سواء دلایل علمی اور عقلی اور ذہنی
کے اور کوئی اسرار کرشمہ یا کرامات سے
نہین ہی باوجودیکہ اس عمل کو رواج پائے
ہوی عرصہ بتیس چتیس برس کا گذر چکا ہے
صرف دس بارہ ہزار آدمی شایقان آزادی
و فارغ البالی ابتک اسکے دام مین آئی ہین
اور چونکہ اصل مدعا تو ہادیان طریقت کا یہہ ہی
کہ جہوٹ نہ بولین ریاکاری نہ کرین کسیکا
مال نہ چورا دین کوئی غبن نہ کرین کوئی
جعل اور فریب نکرین رہزنی حرام نہ سمجہیں
کرین کیونکہ الشیر بر پا تمامیرم آنند سبہم کو یہی

باوجودیکہ اغراض باطل دنیا سے مجتنب ہو رہی ہین
گیہو یا زیادہ تر اس طبقہ اور طریقہ مین
رواج یہہ ہی کہ مرید اونکے نام کو صرف
برہم مت ہین اور آزادی کہانے پینے
کے سواء اور سب صفات بالای طاق
رکہتی ہین انہی اونچے کہ کسیکا ہاتہہ بہی نہ
پہونچ سکی نگاہ سی بہی نہ دیکہہ پڑین لہذا
یہہ بابو صاحب ایک تو بغرض اصلاح اون
لوگون کے دوسرے بغرض شامل کرنے
اور لوگون کے کلکتہ سے دورہ کرتی ہوی
براہ بمبئی و مدراس وغیرہ یہان تشریف
لائی ہین ان بابو صاحب کو پنتہہ نانک
صاحب اور عیسی مسیح کا کسیقدر رواج
پایا اور کچہہ توجہ اونکی مذہب کے کاکی طرف
بہی پائی بلکہ جب اونکو معلوم ہوا کہ گورکا
مت اس ملک مین صرف دس گیارہ
برس سے شایع ہوا ہی اور اس عرصہ
قلیل مین بہائی رام سنگہ اوسکی مجتہد
کے پیرو تبہی عقیدت اور ارادت سے
دو تین لاکہہ سے زیادہ ہوگئے ہین اور
سلسلہ اوسکا برابر جاری ہی اور ترقی
اوس پنتہہ کی یوماً فیوماً زیادہ ہوتی جاتی ہی

بہت متعجب اور متحیر ہو کر اشتیاق ملاقات گرو
موصوف کا ظاہر کیا اور اپنے رفیقون مین سے
کئی صاحبونکو اس پنتھہ کے ماہیت معلوم کرنی
کو فرمایا اور گرو رام سنگہ کے گرنتہہ کی تلاش
کی جو سنا ہی کہ تا قیام اونکے دستیاب نہین ہوا
سو اس تمام حال کو بابو صاحب سنکر نہایت
حیران ہوئے اور سوا اسکے چارہ ندیکہا کہ
چپ چاپ کلکتہ کو روانہ ہو گئے عجب نہین کہ
وہان پہونچکر اپنی مت مین کچھ ایسے عقاید اور
قواعد اور قایم کرین جو ہمرنگ و ہم سنگ
رام سنگہ کے ہووین ہماری راے مین اگر
اونکا ایسا خیال ہے تو نہایت غلطی پر ہین
کیونکہ گورام سنگہ کے پنتھہ کو بڑی ترقی ہے
اور یہہ بات بہی حاصل ہے کہ خواندہ لوگونکو
تلقین بابو صاحب کی پُر اثر ہے اور ناخواندہ
لوگون مین ترغیب و تحریص رام سنگہ کی
اثر عجیب رکہتی ہے اگر دونو بہائی باہم
اتفاق کرکے جن جن عقاید اور قواعد مین
خیالی اختلاف بسبب جہالت اور علمیت کے
ہی اوسکو اصلاح دیکر کل عالم پر حاوی
اور ضابط ہو سکتے ہین مگر اس مین شک
نہین ہے کہ خیر او سیدن تک ہی کہ جبدن تک

سرکار عظمت ... ان آنکھون سے دیکھتی رہی ہے
اپنے قاعدہ کے بموجب عقاید مذہبی مین
مداخلت کرنے مین متامل ہو رہی ہے صرف
توجہ کی دیر ہے جسکے ہوتے ہی قلع قمع
ان تمام ہوا بندیون کا آناً فاناً مین ہو جاویگا
اور اوسوقت نہ تو کوسکے کہین نظر آوینگی
نہ نزنکاری اور ویدانتی و برہم متی دیکہنے مین آوینگے
اور وی ہرگز یہہ گمان نہ کرین کہ سرکار
اونکے اعمال اور نتایج سے غافل ہے
ہماری راے یہہ ہے کہ اگر یہہ صاحب اپنی
خیر چاہتی ہین اور پنتھہ کی ترقی تو اونکو
مناسب ہے کہ اپنی اپنی مت مین سے جو جو نقص ہین
نکال ڈالین اور پہر انکی ترقیات مین بسیار جہد کرکے
جھنڈا باندہ کر کوشش کرین تاکہ تہوڑے ہی
عرصہ مین کامیاب ہو جاوین یعنی بابو صاحب
تو گرو رام سنگہ کے طریقہ مین سے اتنی بات
اپنی مت مین داخل کرین کہ کہانے پینے
کی کہُل یعنی ازادی دور کر دین جس سے
ایک گروہ عظیم کو صریح نفرت ہی اور اسی
باعث سے اونکی مت کا نام عموماً گہوری
کہا جاتا ہے اور کوئی مذہب قیود لازمی
کے سوا متحد و منضبط نہین ہوا ہے اور جو

قیود قدیم سے مذہب ہنود مین قایم ہین
وہی خالی از مفاد نہین ہین بلکہ عین حکمت
اور دانائی سے منعقد ہین تفصیل جنکی طرح
ہے یا اس پنتھہ کے دو فریق بنا دین ایک
آزاد دوسری مقید کہ اس صورت مین ہنوز تا
کل طبقہ ہنود خواندہ پر اونکا پنجہ پڑجاویگا اور
عجب نہین کہ رفتہ رفتہ مقید لوگ بہی آزادی
کیطرف رجوع لاوین اور ثانی الحال مطلب
اونکا خاطر خواہ برآوے مقیدی زنجیر سے
آزادی کی نجاوے - اور بہائی رام سنگہ
اپنی پنتھہ مین سے یہہ بدعت کی باتین
دور کر دین یعنی اس گمان باطل کو باطل
کر دین کہ خالصہ کا راج ہوگا اور پنتھہ کا
سب پر جاری ہوگا جس خیال سے اونکے
چیلے جانٹی ابہی سے بلیان لیتی ہین اور مسجدون
اور مندرون وغیرہ معبدونکے ڈہانے کا
ارادہ رکہتی ہین اور اسلحہ بندی کا بہی خیال
رکہتی ہین اونکے اسلحہ بڑی تیز دہار صرف
خلق اللہ کی دلونکی تاریکی ہی دور کرنے
والے کافی ہین کہ اسصورت مین عجب نہین کہ
جو صفات اونکی سنت کے اثر کے ہین اونکی
پیروی حد سی زیادہ ہو کر سرکار بہی مطمئن ہی
نارہنہین ہکو ہرگز یقین نہین ہے کہ یہہ دونو صاحب
ہماری اس نصیحت کو مانین گے راہ راست پر
آوین گے بلکہ غالب ہے کہ انجام کار پچہتاوینگے
اور پشیمانی اوٹہاوینگے اور اونکے ساتہہ
اور بہی ہزار در ہزار خلق اللہ غارت غول
ہو جاوے گی اور جب ایسی صورت نظر آتی
ہی تو یہی عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ سرکار عظمت مدار کو لازم اور متحتم ہے کہ فوراً
اور بلا تامل اس مادہ مفسد کیطرف توجہ فرماوے
اور وہ تدبیرات عمل مین لاوی کہ سانپ بہی
نہ لاٹہی ٹوٹے - ہکو یاد ہے کہ اس مادہ مین
صاحب سین ٹیفک سوسائٹی علی گڈہ نے بہی اپنی
رائی اس مضمون سے لکہی تہی کہ سرکار کو اس گروہ
عظیم کو چہیڑنا مناسب نہین ہے مگر ہم خیال کرتے ہین
کہ اونکو دقایق کلی سے آگاہی نہوگی ورنہ ایسی
رای ہرگز نہ لکہتی اور اب ہمنی بتوسل توجہ جناب
بابو کیشب چندر صاحب کے اس پنتھہ کی جزوی
ماہیت جیسا کہ عموماً ممکن ہے معلوم کر کے لکہہ دی
ہی اور ہماری نزدیک اسمین کچہہ اختلاف نہین ہے
یقین ہے کہ وہی بہی ہماری رای سی اتفاق کرینگے
نہ اوس سے کہ جو ہمنی ان پنتہون کے اصلاح باہمی کی نسبت
لکہی ہے بلکہ اس سے جو ہمنی انجام مین تحریر کی ہے -

جواب از کوہ نور *

اس جواب ایک براہم سی ہمارا بہت مطلب کہلا یعنی جو جو غلطیاں بہ سبب کچہہ ناواقفیت کے ہم سے ہوئین اونکی اصلاح ہوئی جسکی کر ہم شکر گذار ہین دوم جن لوگونکو کہ ہمارے پچہلی تحریر دیکہہ کر اس ست کیطرف سے کسیقدر بیجار ذہن نشین ہوا ہو گا باصلاح اوسکے اب اونکو بہی متوقع تقریرات کا طلاب جسکے لئے ہم اقرار کرتے ہین کہ جو صاحب اسباب مین آئندہ کچہہ تحریر کرین گے ہم اوسکو بہی بخوشی چہاپین گے اور جو کچہہ اعتراضات کہ ابہی ہمکو بہی باقی ہین وہ بہی لکہین گے۔ ہم بہت مشکور ہین ان براہم صاحب کے کہ اونہون نے جواب معقول ساتہہ شایستگی اور خوش خلقی کے اپنی دہرم کے بموجب لکہا اور امید رکہتی ہین کہ وہ آئندہ بہی جب کوئی گفتگو اس باب مین درج اخبار ہووے گی اسطرح مہربانی فرماوینگے

خط مندرجہ پرچہ کوہ نور

مورخہ ۲۴ - اگست سنہ ۶۷ء

بعد نیاز گذارش ہے کہ پرچہ کوہ نور مطبوعہ ۲۵ - جون مین جو کسی صاحب بندہ خدا یک براہم کا خط مشعر نصیحت اوس مضمون براہمہ دہرم کے جو آپنے کوہ نور مطبوعہ ۲۳ - ماہ اپریل مین درج فرمایا تہا چہاپا ہے وہ اس خاکسار کی نظر سے بہی گذرا اور اوسکو بغور دیکہا تو بے اختیار جی چاہا کہ یہہ بہت اچہا موقع ہے کہ اب براہم دہرم کے عقاید اور اصول و فروع اور رسالات ضروری انہین براہمہ صاحب سے دریافت کئی جاوین گے اور اخبار مین عام و خاص کی نظر سے گذرین گے یعنی اگر یہہ دہرم قدیم اور راست اور عقلا اور علما کے اختیار کرنی کے لاین نکلا تو نجات کے چاہنی والے بہت آدمی اختیار کرین گے اور اگر ناراست نکلا تو جنہون نے اختیار کر رکہا ہے وہ بہی راست دہرم کے طرف رجوع لاوینگے سو اس مراد سی اب مین چند اعتراض جو اس نصیحت مین مجکو ہین اونکا اظہار کرتا ہون اور اونکے ضمن مین ہی

* یہہ جواب یک براہم کے اوس خط کا ہے جو

ایسے سوال بہی ہین جنکی جواب اگر بالتصریح
دیے جاوینگے تو وہ بیشک حاوی تمام عقاید
اور مراتب اس دہرم کے ہونگے - امید تو
کہ آپ حسب اقرار اس عریضہ کو بہی درج اخبار
گوہربار اپنے کے فرماوینگے —

تنقیحات

اہی براہمہ صاحب آپنی پہلی دفعہ مین لکہا ہے
کہ اس دہرم کا براہمہ دہرم نام راجہ رام
موہن راے صاحب نے نہین رکہا بلکہ بابو
دیوندرناتہ ٹھاکر نے رکہا ہے جو کہ یہہ سماج
کی اندنون [illegible] وہان آچارج ہین اور انکی ہی
وقت سی یہہ شروع ہوا ہے اور اسکی آگے
دوسری دفعہ مین براہم دہرم کے معنی
برہم کا دہرم یعنی مذہب خدائی کہلانی
اس مذہب کا خدا کو ٹہیرایا اور شروع ہوا
اوسکا شروع مخلوقات سی قایم کیا ہے
اب چونکہ اول دفعہ مین آغاز اسکا بابو
دیوندرناتہ کے وقت سی اور دوسری
دفعہ مین روز ازل سے ظاہر کیا ہمکو شک
پیدا ہوگیا کہ ان دونو باتون مین سی صحیح
کسکو سمجہا جاوے اور اگر یہہ روز ازل سے
ہی تو اسکا نام بہی روز ازل کا اور ہوگا کیونکہ
یہہ نام تو بابو دیوندرناتہ نے رکہا ہے
اور جب نام بدلا ہے تو اور بہی کچہہ بدلا
ہوگا اور سب تبدل کسی سبب سی کیا ہوگا
براہ مہربانی برہم صاحب اسکا جواب دیوین
اور لفظ خدائی محاورہ مین تمام مخلوقات
کو بولتی ہین تو کیا یہان اس لفظ کی استعمال
سی یہہ مراد ہی کہ تمام مخلوقات کا مذہب
ہے یا کیا بات ہی اسکی بہی صحت فرماوینگے
اوسی دوسری دفعہ مین یہہ لکہا ہے
کہ ہر بشر کے دل مین اور ہر قوم مین اور
ہر ملک مین یہہ مذہب حقیقی اور عقیدہ پاک
موجود ہے اگرچہ غبار خیال باطل اور توہمات
بالائی اور فضول باتون سے روشنی اس
آفتاب حقیقت کی ڈہوندلی نظر آتی ہے
میری سمجہ ناقص مین یہہ بات بہی اچہی
طرح نہین آئی کیا فقرہ اول سے یہہ مراد
ہے کہ ہر ایک دل اور ہر مذہب اور ملک
مین یہہ براہمہ دہرم موجود ہے اگر یہہ
ہی مطلب ہے تو ظاہر اوہ تہوڑے سی ہی
بنگالیون مین کیون دکہلائی دیتا ہے اور
اگر یہہ اصطلاح ہے کہ خدا کو سب جگہہ
سب قوم کے آدمی مانتے ہین اور پوجتے

ہین اور براہمیہ دہرم مین بہی خدا کو ہی
مانتے ہین تو ماننا چاہیے کہ سب مذاہب براہمیہ
دہرم ہی ہین مگر اسصورت مین ناستکونکو
اس قول سے جدا پاتا ہون پس براہمیہ صاحب
اپنے اس قول مہمل کو ذرہ مفصل بیان فرماوین
اور یہہ بہی ظاہر کرین کہ یہہ آفتاب حقیقت
اصلی حالت پر کس زمانہ مین روشن تر تہا
اور کب سے غبار پڑ کر دہوندلا نظر آنے لگا
بڑا باعث آفتاب پر خاک پڑ جانیکا کیا ہوا
حالت اصلی مین کسقدر حصہ دنیا کا اس دہرم
کو اختیار کئے ہوئے تہا اور دہوندلے ہوجانے
کے زمانہ مین اوسمین سے کسقدر رہگئی اور
کس دہرم کو اونہون نے اختیار کر لیا۔

قال چونکہ راجہ رام موہن رای ہندو
تہے اسلئے ہندوونکی تربیت مین زیادہ توجہ
کی اور چند کتابین لکہین کہ مذہب ہنود توحید
پرستی ہی نہ بت پرستی اور ستی وغیرہ کے
رسمونکو موقوف کیا تب ہر طرف سے پنڈت
لوگ آکر اونسے لڑے اور آخرکار اونہون نے
بید شاستر کے ہتہیار ون سے اونکو مار کر ہرادیا۔

اقول راجہ صاحب نے بیشک بہت
اچہا کام کیا جو ہندوؤن کے تربیت مین
کوشش کی اور کتابین بہی تصنیف کین اور
پنڈتون سے بحث بہی ہوئی مگر یہہ بحث صرف
اون کتابون کے جائز کرنے کو ہوئی کوئی
ایسی کتاب راجہ صاحب کی تصنیف سے تو
مین نہین آئی جیسے شنکر دگ بجے ہی تا کہ
اوسکے دیکہنے اور سننے اور فریقین کے
خیالات کے سمجہنے سے بشرط واجبیت
لوگ اونکی راے کو تسلیم اور منظور کرنے
مین شاید دریغ نہ کرین اگر ایسی کتاب بہی
ہو تو براہ مہربانی نشان دین ورنہ مخالفین
مذہب اور نیز ناواقف ہندو بہی ہمیشہ یہی
انکہہ سے پنڈتون سے بحث کرتے دیکہے ہین
کسی کسی بات کے ثابت کرنے مین وہ
درماندہ رہ جاتے ہین اور کسی مین مخالفین
درماندہ ہوجاتے ہین لیکن پنڈتون کے
تہوڑے سے درماندہ ہونے کو وہ بہت ظاہر
کرتے ہین ایسی بحث کسی دہرم کے ثابت
یا باطل کرنے کے واسطے مفید نہین ہوتی
ہے اور وہ جو براہم صاحب نے لکہا ہی کہ
مذہب ہنود توحید پرستی ہے نہ کہ بت پرستی
بیشک مذہب ہنود توحید پرستی ہے لیکن
بت پرستی کرنے سے کچہہ توحید جاتی نہین

رہتی بلکہ بت پرستی بہی اپنے درجہ پر جایز ہے
اور انجام کار اس سے بہی وہی پہل حاصل
ہوتا ہے جو توحید پرستی سے کیونکہ بت پرست
بہی ایک پرمیشر ہی کو پوجتے ہین پرمیشر ہی کو
تصور پر سامنے رکہتے ہین پرمیشر کے سوای دوسرا
بہاو نہین کرتے ہین اور چونکہ ابتدا مین اونکو
نرگن سروپ کے گیان اور دہیان کرنے کی
تمیز نہین ہوتی اسلئے سگن برہم کی جو اصل
مین نرگن ہی ہے اوپاسنا کرتے
ہین جسمین کمال ہونے سے اونکو نرگن برہم
کا گیان ہونیکے لایق تمیز حاصل ہو جاتی ہے
اور گیان سروپ ہوکر مکت سروپ ہو جاتی
ہین اسیواسطے بید اور شاسترون نے ادہکار
یعنی لیاقت کے موافق عام کیواسطے توحید پرستی
اور بت پرستی دونو بیان کئے ہین تا کہ جو
جسکے لایق ہو وہ مرشد کی اجازت سے اسکو
اختیار کرے اور انجام کار نجات پاوے
اگر ایک توحید پرستی کی ہی تخصیص کیجاتی
تو بڑا نقصان عاید ہوتا الف با تا کا پڑہنیوالا
کلام اللہ سالم کیونکر پڑہ سکتا ہے اب ہم
پوچہتے ہین کہ یہہ تخصیص توحید پرستی کے
عام کیواسطے راجہ صاحب نے کسواسطے جایز
سمجہی کیا وہ نہین جانتے تہے کہ تمام مخلوقات مین
تین گن ستوگن رجوگن تموگن افراط و تفریط
کے ساتہہ برت رہے ہین اور اسی وجہہ سے
سب لوگ مختلف الطبایع ہین اور جبکہ ایک
ماباپ کے چار بیٹے متفق الراے نہین ہوتے
تو تمام خلق اللہ کیونکر ایک رای ہو سکتی ہے
میری رای مین یہہ کوشش راجہ رام
موہن رای دیوتا تہا کہ لوگونکے بہرشٹ
اور خراب کرنے کیواسطے ہوی ہے کہ
رو براہ اور صدق پر متوجہ ہونے کو کیونکہ
جو لوگ بت پرستی بہی چہوڑ دینگے اور اس
درجہ تک اونکی رسای نہوگی وے ادہر
کے رہین گے نہ اودہر کے دین کے رہینگے
نہ دنیا کے وے ایک اور ہی چیز بن جاینگے
جیسے کہ اب بہی بہتیرے بنی ہوی ہین یعنی
توحید پرستی کا نام کرکے تو بت پرستی چہوڑ
دی اور توحید پرستی تک پہونچی نہین
اور اسصورت مین وہی کیا ہوے دہوبی
کیسے کتہی گہر کے نہ گہاٹ کے —

خط مندرجہ پرچہ کوہ نور — مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۶۷ع

قال — جب ترقی علم سنسکرت و بنگالی
و انگریزی وغیرہ کی ہوئی تب لوگونکی خود رایی نہین

کہلین اور اونہون نے راستی کو قبول کیا۔

اقول۔ اس فقرہ مین سنسکرت و بنگالی و انگریزی زبانون کو لفظ علم کے ساتہہ استعمال کیا ہے یہہ میری دانست مین غلط کیا کیونکہ یہہ کوئی علم نہین ہین ان زبانون مین علم ہونا بیان ہے اور چونکہ یہان علم آلہی سے مطلب ہے تو اس قول سے لازم آتا ہے کہ براہمہ صاحب کا یہہ مطلب ہوگا کہ ان تینون زبانون مین علم الہی یعنے براہم دہرم کا بیان ہوا ہے سو میری سمجہہ مین نہین آتا کہ مطلب براہمہ صاحب کا کیا ہے کیا اونکی رای مین ان زبانون کو ترقی اس زمانہ مین ہوئی ہے جب براہمہ دہرم نکلا یا جب سے ان زبانونکو ترقی ہوئی ہے تب سے ہی براہمہ دہرم جاری ہوا ہے اگر وہ مطلب ہے تو صریح غلط ہے اور اگر یہہ مطلب ہے تو بتلانا چاہئے کہ سنسکرت و بنگالی زبان مین کونسی کتابین قدیم آچار جونکی اس براہمہ دہرم کو ترقی پاؤن کرتی ہین اور انگریزی مین کونسی قدیم اور معتبر کتابین ہین جنہین براہمہ دہرم کو بیان کیا ہے۔

قال۔ اس خلاصہ حال سے آپ پر واضح ہوگا کہ رام موہن رائے نے کسی ایک اپنی بنائی ہوئی ہست مین لوگون کو نہین پہنسایا بلکہ پسندی غفلت اور غلطی سے چہوڑا کر راستی کی راہ دکہلائی ثبوت قوی اسکا یہہ ہی کہ بناوٹی باتون مین صرف جہلا پہنستی ہین نہ کہ عقلا و علما۔

چنانچہ اس براہمیہ دہرم مین علما و عقلا ہی زیادہ شامل ہین جاہل و عوام الناس اب تک اپنی غلطیون مین مبتلا ہین۔

اقول۔ اس قول سے لازم آتا ہے کہ راجہ رام موہن رائے نے کسی نئے دہرم کو ایجاد نہین کیا بلکہ قدیم دہرم کو جسکو لوگ بہولے ہوئے تہے بتا دیا اور دوسری یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ علما اور عقلا تو اس دہرم کو اختیار کرتے ہین اور جاہل و عوام الناس جنہین سوای براہمیہ دہرم والونکے اور سب دہرم والے شامل ہوگئے غلطی اور جہالت مین مبتلا ہین اللہ اللہ ری تعلی اور واہ وا ری دعوی ای براہمیہ صاحب جبکہ یہہ دہرم راجہ رام موہن رای کا ایجاد کیا نہین ہے بلکہ آپکے پہلی قول کے مطابق شروع مخلوقات سی اسکا شروع ہے تو ثابت کرنا

چاہیئے کہ یہہ قدیم دہرم ہے اور قدامت
اسکی جب ثابت ہو سکتی ہے کہ آپ بید شرتیون
اور شاستروں اور پورانون کے اقوال
سے یہہ بات ثابت کرین کہ فلان بید اور
پوران اور سمرتی مین اس دہرم کا بیان ہے
بلکہ اون شرتیون اور اقوالون کو بجنسہ
لکہنا چاہیے تاکہ تصدیق آپکے قول کی ہو اور کہل
جاوے کہ جہالت اور گمراہی مین تم پہنسے ہو
یا وہی جنکو تم کہتے ہو تصریح اس مجمل سوال
کی یہہ ہی کہ تمام شاستر اور پورانون مین
بشنو دہرم اور سوریہ دہرم اور گنپت دہرم
اور شاکت دہرم اور نرگن اوپاسنا
اور گیان یہہ سات سادہن حصول نجات
کے پائے جاتے ہین جنکو زمانہ ماضی کے
عقلا و حکما یعنی رشیون اور منیون اور
اوتارون نے دلایل ساطع اور براہین قاطع
سے بید کی شرتیان پرمان دیکر
ثابت کیا ہے اور زمانہ حال کے عقلا اور
علماء ہند کو اوسنے اتفاق ہے آپ بتائین کہ
انہین ساتون دہرمون مین سے کس دہرم
کا نام برہمیہ دہرم آپنے قایم کیا ہے
یا یہہ برہمیہ دہرم انمین سے کسی دہرم

کے انتربہاو کیا ہے یا ان سب سے علیحدہ
کوئی آٹھوان دہرم ہے اگر انمین سے
کسی کی انتربہاو ہے تو کس دہرم کی
انتربہاو ہی اور اوس دہرم کی عقاید مین
اور براہمیہ دہرم کی عقاید مین اندر وہی بید اور
پورانون کے کچہہ اختلاف ہی یا نہین اگر
اختلاف ہی تو کیا ہے اور وہ کس مطلب سے
کسنی کیا ہے اوس دہرم کے پہلی عقاید مین
قدیم مین کیا نقص تہی جنکی اصلاح اور ترمیم
کی ضرورت ہوئی اور اگر کچہہ اختلاف عقاید
وغیرہ مین نہین ہے تو صرف نام ہی کے
بدلنی کی کیا ضرورت تہری اور جو ان
ساتون دہرمون مین سی کسی کی انتربہاو
نہین ہے نہ کسیکا نام پلٹ کر رکہا ہی یہہ آٹہوان
دہرم تجویز کیا ہے تو یہہ بتلانا چاہئی کہ یہہ
آٹہوان نیا دہرم کس بید اور کس شاستر
سے نکالا گیا ہے اور اسکا بیان کرنیوالا
قدیم آچاریہ کون ہے اور اوسنی اوسکے
عقاید اور آچار نہانی کہانے پینی خوردنی نا
خوردنی اشیا کے تمیز کرنے اور تحصیل علم
اور نکاح وغیرہ کی کیا تجویز کی ہین اور
اوسکے کرنیکا کیا ہین یعنی اون کاموں کی کرنیکی وقت جنیو اور

پڑہنی کے منتر وغیرہ کیا ہین — اور وہ منتر
کس بید کے ہین یعنی جیسے کہ ان ساتون
دہرم بید پڑہتے یا دیہ کے نہانے اور کہانے
وغیرہ جملہ کامون کے قواعد اور منتر اور عبادت
حمد وغیرہ جدا جدا معین ہین ایسی ہی اس
براہمیہ دہرم کے کیا ہین اور خدا کی عبادت
کا کیا طریقہ ہی اور انتہای عبادت کیا حالت
قرار دی گئی ہے یعنی جن لوگون نے اس
دہرم مین کمال پیدا کیا ہے اونکی چال
چلن کیا ہوتے ہین اور اب تک کسینی کمال
حاصل کیا بہی ہے یا نہین اگر کیا ہے تو
کتنی آدمیون نے کیا ہے اور اونمین سے
بہت نہین تو چار پانچ شخصون کے نام
لکہئی اور اونکی عبادت اور روزمرہ کے
چال چلن اور کارہای نمایان کی کیفیت بہی
ہر ایک کے نام کے ساتہہ ہی مثل بہگت مال
کے لکہنی چاہئی کیونکہ سات دہرم مذکورہ
بالا کے ذریعہ سے جنہون نے کمال حاصل
کیا ہے وہ بشیار ہین اور انمین سی زمانہ
ماضی کے لوگون کا حال تو بہگت مال وغیرہ
سے ہویدا ہے اور زمانہ حال کے مہاتماؤن
کے درشن ہوتی ہین مجہکو ابتک کسی براہمیہ دہرم
سادہو سنت مہنت سے ملنی کا اتفاق نہین ہوا
نہ کسی اور مہاتما و نسی حال اونکا سنا اسی سبب سے یہہ امر بہی

تتمہ خط مندرجہ کوہ نور ۷ ستمبر ۶

قال — براہمیہ دہرم کے اصول یہہ
نہین ہین کہ گناہونکا کفارہ کرنا چاہئی
نہین مطلب یہہ ہی کہ کفارہ بیرونی
سے فواید روحانی حاصل نہین ہوتے
گناہ ایک مرض روحانی ہے پس اسکا
معالجہ بہی روحانی ہے چاہئی اور یہہ علاج
وہی جو کہ دہرم شاسترون مین لکہا ہے
اسکے آگے منوسمرتی کے آادہیای ۱۱ کا ۲۳۰
اسلوک ہے جسکی معنے یہہ ہین - گناہ کرکے
جب انسان کو پچہتاوا آتا ہے تب وہ پرمیشر
سے معافی مانگے اور یہہ عزم صادق کرے
کہ آئندہ اوس گناہ سے باز رہونگا - براہم دہرم
کا یہہ ہی کفارہ ہے -

اقول — ای براہمیہ صاحب یہہ دہرم شاستر
کا قول تو آپنے صحیح لکہا لیکن واضح ہو کہ
یہہ حکم عام سب گناہونکے واسطے علاوہ کفارہ
بیرونی کے ہے یعنی کفارہ بیرونی کی تعمیل
کرکے افسوس بہی کہنا چاہیئے اور آئندہ

کے واسطے پہر اوس گناہ کے نکرنے کا
نیت صادق سے عہد واثق ہی کرنا چاہئے
کیونکہ جس منو کا یہہ قول ہے اوسی منو کی
منوسمرتی مین وہ قول ہین جو جدا جدا ہر
گناہ کے واسطے کفارہ بیرونی کے کرنیکو
حکم دیتی ہین تو اب یہہ قول اون احکام
کو منسوخ نہین کرتا اگر کسی جگہہ منو نے اون
اپنی مضمون کو منسوخ کیا ہے اور اوسکی جگہین
یہہ حکم دیا ہے تو وہ اسلوک لکہنی چاہئین
اور یہہ بات جدا ہی کہ ہم اپنی خوشی سے
اس حکم کو تو مانتی ہین اور تعمیل کرتے ہین
اور اوسکو نہین مانتے اور نہ اوسکی تعمیل
کرتے ہین علاوہ اسکے ایک اور طرح
اپکو سمجہاتا ہون یعنی متقدمین علماو
علماء ہنود نے گناہونکے تین قسم بیان
کئی ہین ایک مانس پاپ یعنی جو صرف
من کا سنکلپ ماتر ہی ہے جیسے کہ دلمین
صرف یہہ بات سوچی جاوے کہ فلان شخص
کو مین قتل کرونگا اور علی ہذا القیاس چوری
چہنالہ وغیرہ کا صرف دلمین ہی خیال
ہونا یہہ مانس پاپ ہی دوسرا واچک
پاپ ہی یعنی جو گناہ بذریعہ تقریر کیا جاتا ہے
یعنی جیسے جہوٹ بولنا یا کسیکو گالی دینا یا اپنی
بات کا کہنا کہ جس سے کسیکے مال یا جان کا زیان
ہوتا ہو اور وغیرہ تیسرا کایک پاپ ہے
جو گناہ جسم کثیف سے بامداد جسم لطیف
کیا جاوے جیسے قتل بے گناہ چوری وغیرہ
اب تینون طرح کے گناہونکا بطور مختصر کفارہ
سُنیے کہ مانس پاپ کیواسطے لکہا ہی کہ ستوگن
پرمیشر کا چنتن کرے اوسکی قدرت متعجبہ
کا تصور باندہے اور آیندہ ایسی خیالات
نکرے یہہ ہی کفارہ کافی ہے اور یہہ مانس
پاپ جسکو گناہ روحانی لکہنا چاہئی زمانہ
کلجگ مین ثمرہ نہین دیتا یعنی مانس پاپ
کلجگ مین نہین مانا جاتا اور ست جگ
وغیرہ مین یہہ پاپ مانا جاتا تہا لہذا اونہین
زمانون کے واسطے یہہ کفارہ تجویز ہوا ہے
اور واچک پاپ کیلئے زبان سی پرمیشر کا
نام جپنا اور اوس گناہ سی پچہتانا اور آیندہ
کے واسطے زبان کا روکنا کفارہ مقرر ہی
اور کایک پاپ کے لئی جدا جدا کفارے معین
ہین جنکو آپ کفارہ بیرونی کہتی ہین اب
غور کیجیے جس گناہ کو آپ مرض روحانی
کہتے ہین وہ صرف مانس پاپ ہو سکتا ہی

جبکہ ہانس باپ اِس زمانہ مین مانا ہی نہین
جاتا تو اب باجک اور کا یک باپ کا کفارہ
کرنا چاہیے یا نہین ذرہ غور کر کے عقلا و
علما متقدمین و متاخرین و زمانہ حال کے
راے کے مطابق جواب دیجیے - اب اِسی
بات کو اور طرح بہی آپ کو سمجہاتا ہون
کہ آپ اپنی پراہمیہ دہرم کا ادہکاری ہر ایک
انسان کو اپنی تقریرمین لکہتی ہین کسیکو منع
نہین کیا اب مین کہتا ہون کہ بعض کے
سوای تمام آدمی اہی آپ کو جسم ہی مانتے ہین
اور دلیل ظاہر ہے کہ دُنیا مین کوئی ایسا
مرض آپ ہمکو تبلائیے جو روحانی اور جسمانی
نہین ہی یعنی ایسا کون جسمانی مرض ہے
جسمین روح کو اوس مرض کی تکالیف نہین
ہوتی ہین اور کونسا وہ روحانی مرض ہے
جسمین اوسکے تکالیف جسم کو نہین ستاتی ہین
میری دانست مین ایسا کوئی مرض روحانی
یا جسمانی نہین ہے جو باہمدگر روح اور جسم کو
تکلیف نہی دالا ہو اور یہہ بات ایسی نہین ہے
کہ کسی حجت کرنے کی اسمین ضرورت ہو
کیونکہ جو بات آنکہہ سے دیکہی جاتی اور نہی
اور یہہ بہگتی جاتی ہے اوسمین کیا ضرورت
گواہی اور دلیل کی ہے پس جبکہ ہر مرض
روحانی اور جسمانی ہے تو دوا بہی دو نو
طرحکی دینی چاہئین مثلاً پیٹ کی درد مین
مرض جسمانی سمجہا جاتا ہے ضماد بہی کیا
جاتا ہے نکمید بہی کیجاتی ہے دوا جو بیاہی
کہلائی جاتی ہے اوسمین دو طرح کے
فایدے دیکہے کہ طبیب نے بتایا کہ اول وہ دوا
طبیعت اور دل و دماغ کو قوت اور فرحت
بخش ہو جسسے طبیعت مرض سے مغلوب نہو
دوسرا فایدہ یہہ کہ ہاضم ہو یا دست آور
ہو جسسے مواد فاسد نکل کر مرض درد کو شفا
ہو اور مرض جنون جو خاص روحانی مرض
ہے اوسکے علاج بہی ایسے ہوتی ہین جو خاص
جسم کثیف سے متعلق ہین پس گناہ بہی مرض
روحانی و جسمانی ہی ہے اوسکی دوا بہی
جب دو نو طرحکی ہوگی تب ہی نفع ہوگا اور
غور کیجیے کہ گناہ کی مرض روحانی و جسمانی
ہونے مین یہہ کیا خوب ایک دلیل ہے کہ زنا
اور شراب خواری اور دروغگوئی اور
قتل ناحق وغیرہ یہہ سب گناہ عقل اور دل
اور گیان اور گیان اندریون یعنی حواس
خمسہ ظاہری اور کرم اندریون یعنی قواے

افعالی اور پرانون یعنی روح اور جیو یعنی نفس ناطقہ
کے اجتماع سی ہوتی ہین کیونکہ اجتماع ان سب
قوتون کے کوئی ایسا کام نیک یا بد ہو ہی نہین
سکتا پس کیا انصاف کی بات ہی کہ دل و عقل
اور گیان اندریون اور پرانون اور جیو تما
کو تو کسی جرم کی سزا دیجاوی اور کرم
اندریون کو نہ دیجاوی اسبات کو کوئی
منصف آدمی نہ پسند کریگا کہ اٹھارہ مجرمون
مین سی تیرہ ۱۳ کو سزا دیجاوے اور پانچ مجرم
بحال خود چھوڑ دئے جاوین اور انکو
اجازت عام گناہ کرنے کی دیجاوے
ای براہمہ صاحب مہاراجہ منو کو یہہ تمیز تہی
کہ ایسی ہر جرم کے اٹھارہ مجرم ہوتی ہین
ان سبکو سزا ہونی چاہئی اب نہین معلوم
کہ براہمہ دہرم کے آچاریہ نے کرم
اندرون کو کس ثبوت اور انصاف سے
جرم سے بری کرکے نا سزا وار سزا اقرار
دیا ہے آپ کو یہہ راز نہان عیان کرنا
چاہئے۔

قال — اور پاکیزگی کی بابت مین یہہ قول
ہے یعنی پانی سے صرف جسم کی بیرونی صفائی
ہوتی ہے دل راستی سے پاک ہوتا ہے
اور پاسنا اور دہیان سے نفس ناطقہ پاک
ہوتا ہے اور عقل علم سے صاف ہوتی ہے۔

اقول — اول تو اسی یہہ نہین ظاہر ہوتا کہ
یہہ کسکا قول ہے خیر کسیکا ہو بہرحال درست
ہی لیکن آپ کو جاننا چاہئی کہ قدیم زمانہ کے
عقلا و علماے ہند متقدمین و متاخرین
نے شاستر دہرمین دو طرح کے شوچ
کرنے کے واسطی حکم دیا ہی ایک باہیہ یعنی
بیرونی دوسرا انتریہ یعنی اندرونی چنانچہ
یہہ اشلوک بہی دونو کو کہتا ہے یعنی پانی
سے باہیہ شوچ کا ہونا اور راستی
وغیرہ سے اندرونی صفائی کا ہونا کہتا ہے
اور جو بالفرض نری انتریہ شوچ کو ہی
بیان کرتا ہے تو بہی باہیہ شوچ کے احکام
کو جو دہرم شاستر دہمین ہین منسوخ نہین
کہتا یعنی بیرونی صفائی اور پاکیزگی کے
واسطی مثل اسکے جو بہت احکام ہین
رفع حاجت پاخانہ اور پیشاب کے بعد اتنے
دفعہ مٹی سے ہاتہہ ملکر پانی سے دہووے
اور فلان وقت اور فلان قاعدہ سی
ایسی پانی سے روز نہاوی پہنگی اور ملیچہ کے
چہوجانے سے فلان شی ناپاک ہوجاتی ہی

اوسکو ترک کریں یا اسطرح پاک کریں اور
علیٰ ہذا القیاس ہر ایک کام کی نسبت
علیحدہ علیحدہ احکام ہین اب آپ فرمایئے
کہ کیا ان احکام کو یہہ انسلوک منسوخ کرتا ہے
الیصاحب ایسا ہرگز نہین ہے سمجھہ کا قصور ہے
ورنہ شاستروں مین صاف یہہ حکم ہے
کہ ہر آدمی انتریشٹی کو کرنا ہوا اپنا یہہ
شیوح بھی ضرور کرے نہین تو پتت ہوجائیگا
البتہ اس حکم سے صرف وہ آدمی بری ہو
سکتے ہین کہ جنکو اب کسی سادہن کی ضرورت
نہین رہی یا پوری سدہ ہو چکے ہین اور
پرم ہنس گتی کو حاصل کرکے برن و آشرم
سے الگ کیطرح اپنی زندگی کو بسر کرتے
ہین سو ایسی گتی براہمہ دہرم صاحب کی
معلوم اگر ہو جاوے تو مضایقہ بھی نہین ہے

خط مندرجہ کوہ نور ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۶۷

قال — فی الحقیقت دان فضول نہین
ہے لوگ جسکو دان ہین سمجھتے ہین یعنے
کسی ایک خاص ذات کو کسی خاص لیئے
اس ارادہ سے دینا کہ اسکا بدلا مجھکو عاقبت
مین ملے اور جب تجھکو دیا جاوے

ہوا نہ وہ مالدار ہی ہوا اور تمام او [illegible]
اپنی بہتیا یہ وہ اور سستی مین صرف کرتا ہے
اس قسم کی جو دان ہین وے [illegible]
فضول ہین مگر جو دان کہ اصل [illegible]
یعنی محتاج کو یا فایدہ عام کے [illegible]
دیئے جاوین وے نہایت [illegible]
جسمین رسم اور دست خیر ہو [illegible]
اسکو بھی خدا پرست نہین کہ [illegible]

اقول — ای براہمہ صاحب [illegible]
دہرم کے اصول کی دو باتون [illegible]
کے قولون پر مانا ہے مگر او [illegible]
دہرم شاستر کے مطابق ہو [illegible]
نہین ہوتے مگر غیر اسکا انتظ [illegible]
سہی ہے [illegible]
کہ آپ دہرم شاستر کو [illegible]
اور [illegible] ہین اب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دان وہ ہی جو موجب دہرم شاستر کے
دن اور تہتی اور وقت معینہ پر خاص
شخص کو دیا جاوے جیساکہ شانتی
کشٹاوک کے لیئے پنڈتان بدہ دان اور
سشمہ اچاریہ وگرہستی گیان وان کو
دنیا یا ٹہگوتون کو دینا یا مردون کے
لیئے اچارج کو دینا اور کنیادان اپنی
قوم کے مرد کو دینا اور اور کنی ہی دان
ہین جو رشتہ دار ونکو مثل داماد او
دختر او رہابنجی ہین وغیرہ کو دیتی کہے ہین
علی ہذا اور بہی اسادہارن دان لکہی
ہین اور اونکے نکرنے سی گرہستی اپنی
دہرم سے تپت متصور ہوتا ہی اور حکم
ہی کہ اگر کسی خواہش دنیا کے واسطی
یہہ دان کریگا تو وہ خواہش حاصل ہوگی
اور اگر صرف برای خدا یا بطور پرارتہ کا
کئے جاوینگے تو ثمرہ اونکا صفائی باطن
ہوگا جو انجام کار مکتی کے دینی والی ہوگی
آپ فرماتی کہ آپنے ان سادہارن دانونکو
کیون فضول سمجہا نے دلیل یا گواہی بدون
ہم قایل نہونگے اور نہ عقلی باتون پر
عقلی دلیل سے شاسترونکو جہوٹا جانیگہ

اور تم اپنی دہرم کو بید اور شاسترون سے
ملاتے ہو تو بید وگت مت کے دہارن
کرنی والونکو بید اور شاستر کے ہی انوسار
چلنا چاہئے ۔

قال — پس سہل پسند ونکا براہمن ہونا
محال ہے اور یہہ ہی سبب کمی تعداد جینونکا
ہے ۔

اقول — اس قول سے مترشح ہے
کہ جس سہل پسندی پر بحث تہی وہ آپ مین
نہین ہے بلکہ آپ تو مشکل پسند ہین اور
براہمن سہل پسند ہین جسکے سبب سی بہت
براہمن براہمنہ نہین ہوی اسے براہمیہ حسب
اس تقریر مین آپنے اپنی مشکل پسند باتون
تو بیان فرماتین جیسے کہ تمام کنبہ کا دشمن
بن جانا آس پاس کے لوگونکا محافظ رہنا
شہوات نفسانی کا ضبط کرنا برے کامون سے
باز رہنا تہوڑے سی عیب کرنے مین
بہت رسوا ہو جانا شاباش اور ہزار شاباش
اور آفرین صد آفرین بے شک وشبہ
آپکے مت مین یہہ بڑی سخت مشکلات
لایق ہزار تحسین ہین براہمنون کے
مت مین یہہ مشکلات نہین ہی کیونکہ نہ

اونکا کنہ دشمن ہے نہ آس پاس کے
لوگ اونکی حفاظت کرتے ہین نہ کسیکو
اونکے رسوا کرنے مین ضد ہی اور شہوات
نفسانی کا ضبط کرنا بری کامونسے بچنا
اچھی دہرم رکھہ براہمنونکا سبہاو ہی ہوتا ہے
وہ اسکو مشکل نہین سمجھتی پس اب آپ
برہمنون کی سہل پسندی کا اظہار کیجئے
جیسی اپنی مشکل پسندی کا کیا ہے ۔

قال ۔ پانچوین دفعہ مین آپ نے
براہمہ دہرم کے اصول مین لکہا ہے
کہ براہمہ دہرم مثل اور متونکے نہین ہے
کہ نام رکہہ لینے اور مرید بنتے ہی ہے اور سر
مٹ گا ہوگیا براہم دہرم مین کوئی
نام رکہوانے یا مرید بنتے یا نشان مذہبی
کی ضرورت نہین ہے ۔

اقول ۔ کیون صاحب کیا جہان کے
اور تمام مذہبون مین لوگ صرف نام
رکہو لینے اور مرید بنتے سے ہی اوس
دہرم والے ہوجاتے ہین یہ صاحب
تمام دنیا مین جتنی دہرم ہین ظاہر ہے
کہ بدون تلقین مرشد برحق کے مراد
نہین پاتے اور بموجب تلقین کے تعمیل
کرکے اپنی مراد دلی حاصل کرتے ہین
یہہ بات گذر رہی ہوی زمانہ کے لوگونکی
نسبت تو کتابون مین سنتی ہین اور حال
مین اپنی آنکہونسے صدہا جگہہ ایساہی
دیکہتی بھی ہین اور رہتی ہین نہین تمام
آدمی دیکہتے مین آپ ہی نہ دیکہتی ہو
تو خیر نہ دیکہتے ہونگے اور جو لوگ ایسے
کسی دہرم مین دیکہی سنی بہی جاتے
ہین کہ فریب کیلیے برای نام مرشد سے تلقین
پاکر اوسکی تعمیل نہین کرتے اور اوسی
دہرم پر نہین چلتے اور بد افعال ہین
اونکو ادہرمی کہینگے وہ کسی دہرکے
دہارن کرنے والے نہین کہے
جائینگے پس اونکی نسبت کچہہ بحث ہی
نہین ہے اگر براہمہ دہرم مین نام
رکہوانے یا کسی کے مرید بننے کی ضرورت
نہین ہے تو میرے نزدیک وہ بچا ہی
نہین غور کیجیے کہ مع آپکے اس بنتے
براہمہ دہرکے اور سب نئی پرانے
طریقی خدا پرستی کے کسی نام سے نامزد
ہین آپ کسی دہرم کا نام لیجیے جو بغیر
نام والا ہو مسلمانونکے بہتر فرقون کے

بھی نام ہین عیسائیونکے فرقے ہی کسی
نام سے نامزد ہین اور علی ہذا القیاس
آپکے دہرم کا بھی براہمہ دہرم نام ہے
جسکا ایمان آپکو ہے اور جسکے ایمان سے
آپ نے اسکی غلط فہمی کے صحت فرمائی
بلکہ یہہ ہم سے نام جو مہتمم کو دنور نے
لکھا تہا اوسکے صحت کی کہ اسکا نام ترا
دہرم ہے اور جب کسیکو تلقین کرتے ہونگے تو
کہتے ہو کہ براہمہ دہرم اختیار کر دیجئے
جو طریقہ خدا پرستی کے براہمہ دہرم نام
والے دہرم کے ہین اونکی تعمیل کرو
پس اب آپ فرمائیے کہ براہمہ دہرم
والونکو نام رکہولنے کی کیونکر ضرورت
نہین ہے۔ جہوٹے نام روپ سے
بحث کرنے کو جی تو نہین چاہتا لیکن
آپنے اس بات کو بہت طول کرکے
اصول کے بحث مین لکہا اسواسطے
لکہنا پڑا۔ واضح ہو کہ علم آلہی اور جمیع
علوم کی تلقین اور تعلیم کرنے والے
کو مرشد کہتے ہین اور تلقین و تعلیم
پانے والے کو مرید بولتے ہین آپ نے
بہی بے شک و شبہہ کسی سے اس دہرم

کی تلقین پائی ہوگی اور ایسی ہی سب ہمیون
نے پائی ہوگی ہان اسکے آدا چارج کو یعنی
جسنے اس دہرم کو ایجاد کیا اوسکو اگر کہو
تو یہی سکتا ہے کہ اوسنے اس دہرم کے
تلقین کسی سے نہین پائی لیکن جس علوم
کی طاقت سے اوسنے یہہ ایجاد کیا اون علوم
کی تعلیم و تلقین اوسنے بہی پائی ہوگی غرضکہ
مین یہہ بات دعوی سے کہتا ہون کہ
جب کسیکو کوئی علم خصوص علم آلہی حاصل
ہوا ہے یا ہوگا تو بلا تلقین مرشد برحق
اور کامل [illegible] اوسکی کلام
مین طا[illegible] اعتقاد اور یقین لانے
کے بغیر [illegible] نہ ہوگا نہ ہوسکتا ہے
اور یہہ [illegible] لغو ہے کہ براہمہ
دہرم مین مرید بننے کی ضرورت نہین ہے۔

قال۔ جو شخص کار بد سے باز رہتا ہے
کار نیک کا پابند اور خدا پرست ہوتا ہے
وہ کسی قوم یا فرقہ مین ہو اوسی ہم لوگ
براہمہ کہتے ہین پس جو شخص کار بد کا
کرنے والا ہے وہ براہمہ نہین کہا
جا سکتا [illegible] بات نہین ہے
[illegible]

جو ظاہر اسکے طور ن کا رد کرتے ہین یا ہم
اونکے ہم مذہب کبھی یہہ نہین کہتے کہ
یہہ ہماری مذہب کا نہین ہے۔

اقول ۔ اس قول مین اول کے
فقرہ سے یہہ مضمون سمجھا جاتا ہی کہ برہمہ
دہرم کوئی جدا دہرم نہین ہی یعنی کوئی
محدود فرقہ نہین ہے بلکہ نیک افعال اور
خداپرست آدمی کا نام براہمہ رکہہ لیا ہی
جیسے کہ ولی عارف اللہ رکہے جنہی پرمہنس
سادہو وغیرہ ناموں سے نیک افعال
اور خداپرست آدمیونکو نامزد کرتے ہین
بڑے غضب کی بات ہی کہ آپکے تمام
تقریر کے نتیجہ سے اور خصوصاً خاص خاص
بہت سی فقرون سے یہہ بات اچھی طرح
ظاہر ہوتی ہے کہ جیسی ہندوؤن مین ہر ایک
دہرم شیونی شیوی وغیرہ اور مسلمانونکی
بہتر فرقون مین ہر ایک فرقہ اور ایسی ہی
اور بودہ پارسی عیسائی وغیرہ مین ہر ایک
فرقہ اپنی اپنی جدا عقاید اور طریقون وغیرہ
سے محدود ہے اسیطرح یہہ آپکا براہم دہرم
ہی علیحدہ عقاید اور طریقون وغیرہ سی محدود ہی
جنمین سے بعض بعض عقاید آپ نے اس اپنی عطامی

کہ ہماری مت مین جو پہلا بیان مین اور
متون ہی ہین نہین ہین تو جبکہ آپکا مت
کوئی علیحدہ ہی ہے نہین تو اوسکو
اور متون سے علیحدہ کیون کہتے ہو بر
آپ کی ہی تقریر سے یہہ بات ثابت
ہی کہ آپکا مت جدا عقاید سے محدود
ہے اور ایک علیحدہ فرقہ ہے اسلئے تمہین
یہہ قول آپکا کبہی شایان جواز
ہو سکتا ہے کہ ہم ہر مذہب اور ہر قوم
کے آدمی خداپرست نیک افعال
کو براہمہ کہتے ہین کیونکہ خداپرست
اور نیک افعال آدمی سب قومونمین
اور سب فرقون مین ہین لیکن آپ
کے براہمہ دہرم کے عقاید کے پابند
نہین ہین اگر تم کسی پادری یا کسی
ولی یا سادہو جہاتما یا مہنس کو لفظ
براہمہ سے مخاطب کروگے تو وہ اس نام
سی کبہی آپسے مخاطب نہوگا بلکہ مذموم
سمجھیگا کہ وہ کسی اور دہرم اور عقاید
کا پابند ہے اور تم کسی اور دہرم
اور عقاید کے پابند ہو اسکو کہتی ہو تو بھلا یہہ
بات کیونکر بن سکتی ہے۔

چھٹی دفعہ مین آپ نے لکھا ہے کہ راستی
اسکا گیان ہے پرابکار اسکا کرم ہے
ایشر کی بھکتی اسکا اصول ہے اور تمام
انسان اسکے ادھکاری ہین - اسمین صرف
اسقدر بات مین پوچھتا ہون کہ پرابکار
کے کیا معنی ہین اور عام برہمہ لوگ
کیا پرابکار کرم روز کرتے رہتی ہین اور
کن پراوپکار کرمونکا کرنا اونپر فرض
کیا گیا ہے اور برہمہ لوگ ایشر کو کن
صفات سی موصوف جانتی ہین اس دنیا
کی پیدایش اور پرورش و فنا وہ کسطرح
کرتا ہے روح کیا چیز ہے اجسام لطیف و
کثیف کا کیا مادہ ہے بھگتی کے کیا قواعد
ہین اور کمال کس صورت مین ہوتا
ہے اور نتیجہ بھگتی کا کیا ہے اگر مکتی ہے
تو مکتی کے کیا معنی اور کیا صفت ہے
اور بھگتی کا ادھکاری کن صفات سے
موصوف ہونا چاہئے - کھانے پینے
کی قید کے چھوڑنے کو اگر راستی سکھلاتی
ہے تو اسمین کچھ دلیل اور گواہی بھی
ہے اگر ہے تو لکھنا چاہئے - ای ہمارے
بڑی کرم فرما برہمہ صاحب اب مین

اس تقریر کو ختم کرکے آپ کی خدمت
بابرکت مین گذارش کرتا ہون کہ آپ
اپنی مہربانی سے میرے استفسارات کا
جواب باصواب ضرور اور جلد دیجیگا
اور جو آپ کو فرصت کم ہو تو برہمہ
سماج کے پنڈتون کو تکلیف دیجیگا مین
آپ کے اس عنایت کا نہایت مشکور
ہونگا - زیادہ نیاز

راقم نیاز ہر نراین

جواب از طرف کوہ نور برہم

صاحب کوہ نور کرمت ظہور سلامت

بعد گذارش نیاز التماس یہہ ہی کہ پرچہ کوہ نور
مورخہ ۲۳ اپریل سنہ حال مین جو برہم مت
کے باب مین ایک مضمون درج ہے
وہ کسی دوست کی ایماء سے میری نظر
سے بالفعل گذرا۔ اسمضمون مین برہم مت
کے باب مین جو آپنے رای دی ہی اسمین
چند باتین ایسی ہین کہ بخبر ناواقفیت حقیقت
کے یقین ہین کہ آپ سی ظہور مین آئین
اسلئے چند کلمے بطور آگہی یا اصلاح کے آپکی
خدمت مین بھیجی جاتے ہین — امید ہی کہ
درج پرچہ اخبار فرماوین گے۔

اول آپ لکھتی ہین کہ بابو رام موہن رای
صاحب نے اس خیال سے کہ جو اہل ہنود
عیسائی مذہب کے طرف مخاطب ہین اونکا
دل اودہر سے ہٹی تاکہ مذہب ہنود گم نہ
ہوجاوے یہہ تجویز قرار دی کہ ایک مت ایسا
قایم کیا جاوے کہ جسمین وہ گروہ گمراہ
اپنی رغبت سی پہنچ جاوے چنانچہ اونہون نے
یہہ مت جسکا نام برہم مت رکہا ہے قایم کیا
اس قول مین کئی غلطیان ہین ایک تو یہہ کہ
جس مت کا آپ ذکر کرتے ہین اوسکا نام
براہم دہرم ہے برہم مت نہین اور یہہ
نام راجہ رام موہن رای نے نہین رکہا بلکہ
دیوندر ناتہہ ٹہاکر جو کہ براہم سماج کے اندر نمایان
پردہان آچاریج ہین اونکے وقت سی شروع ہوا ہے

دوم — رام موہن رای نے براہم سماج یعنی
جای پرستش الٰہی کو قایم کیا نہ براہم دہرم کو
براہم دہرم کے معنی ہین برہم کا دہرم یعنی
مذہب خدا پس بانی اس مذہب کا سوای
خدای تعالی کے اور کوئی نہین ہوسکتا اور
شروع اسکے تب ہی سے ہی جب سے کہ مخلوقات
کی پیدائش ہے چنانچہ ہر بشر کے دل مین
ہر قوم مین اور ہر ملک مین یہہ مذہب
حقیقی اور عقیدہ پاک موجود ہے اگرچہ غبار
خیال باطل اور توہمات بالائی اور فضول
باتون سی جو کہ ہر قوم کے مذہبون مین کم و بیش
شامل ہوگئی ہین روشنی اس آفتاب حقیقت
کی دہندلی نظر آتی ہے پس منشاء و خواہش دلی

رام موہن رای کی جو کہ بہت مذہبون سے
واقف اور حقیقت شناس تہی یہہ تہی کہ ہر
مذہب سے غلطی و فضولیات دور ہو جاوین
اور وی سب آپس مین ملکر اور ایک مذہب
راست پر کہ خدا پرستی اور خیر خلایق مین مشغول
ہون اس ارادہ سے راجہ رام موہن رای
نے واسطی اصلاح ہر سہ مذہب یعنی ہندو
اسلام و عیسائی کے جو کہ ایک بڑے
حصہ زمین مین پہیلے ہوئی ہین کتابین لکہین
مگر چونکہ راجہ صاحب کا جنم قوم ہنود سی تہا
اسیلیے زیادہ کوشش اونکی اول باصلاح
مذہب ہنود کے ہوئی چنانچہ جب اونہون نے
چند کتابین اس امر مین لکہین کہ درحقیقت
ہندو دہرم توحید پرستی ہی نہ بُت پرستی
اور چند رسومات ناقص مثلاً ستی وغیرہ
کے اصلاح مین مستعد ہوی تب ہر طرف
سی پنڈتان رسوم پرست سلاح مناظرہ
کے باندہ کر اون سے بجنگ پیش آئی
مگر حقیقت کے سامنی باطل کب تک ٹہیر سکتا ہے
بابو صاحب موصوف نی ہتہیار بید و شاستر سے
اون سبہونکو شکست دی بعد اوسکی سوای
دشنام دہی اور تہمتون کے اور کوئی چارہ

اونکے پاس نرہا جو نادان تہے وہ تو خودغرض
پنڈتون کے ان جہوٹی تہمتون مین ضرور مبتلا
ہوی مگر جب ترقی علم سنسکرت و بنگالی
و انگریزی وغیرہ کے ہوئی تب لوگونکی خود
آنکہین کہلین اور اونہون نے راستی کو
قبول کیا- اس خلاصہ حال سے آپ پر
واضح ہوگا کہ رام موہن رای نے کسی
ایک اپنی بنائی ہوئی مت مین لوگون کو
پہنسایا نہین بلکہ ہندی غفلت اور غلطی سے
چہوڑا کر راستی کی راہ دکہلائی ثبوت قوی
اسکا یہہ ہی کہ بناوٹی باتون مین صرف جہلا پہنستی
ہین نہ عقلا چنانچہ اس براہم دہرم مین
علما و عقلا ہی زیادہ شامل ہین جاہل و عوام الناس
اب تک اپنی پہلی غلطیون مین مبتلا ہین
دوسرے جگہہ براہم دہرم کے اصولون
مین آپ لکہتی ہین کہ گناہون کا کفارہ محض
واہیات ہی مکتی اوسی صورت مین ہوتی ہی
کہ آدمی صدق عقیدت سی گناہ کرنی نہین فقط
اس قول سی آپکو یہہ شک ہوگا کہ جب انسان گنہگار ہے
تو یہہ محال ہی کہ اوسی گناہ بالکل نہ ہووی پس
نجات کسیکی ممکن نہین تو دہرم کا ماننا لاحاصل
ہی اسلئی یہان کچہہ تشریح ضرور ہی براہم دہرم

کے اصول یہہ نہین ہین کہ گناہون کا کفارہ کرنا چاہئے ہی نہین مطلب یہہ ہے کہ کفارے سے بیرونی فواید روحانی حاصل نہین ہوتے گناہ ایک مرض روحانی ہے پس اسکا معالجہ بہی روحانی چاہئے اور یہہ علاج وہ ہے جوکہ دہرم شاستروں مین لکہا ہے

कृत्वा पापं हि सन्तप्य तस्मात्पापात्प्रमुच्यते । नैवं कुर्य्यां पुनरिति निवृत्त्या पूयते तु सः

मनुः ११।२३०

یعنی گناہ کرکے جب انسان کو پچہتاوا آتا ہے تب وہ پرمیشر سے معافی مانگے اور یہہ عزم صادق کرے کہ آیندہ اوس گناہ سے باز رہونگا برہم دہرم کا یہہ کفارہ ہے اور پاکیزگی کے باب مین یہہ قول ہے۔

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति । विद्यातपोभ्यां जीवात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥

یعنی پانی سے صرف جسم کی بیرونی صفائی ہوتی ہے دل راستی سے پاک ہوتا ہے اور اپاسنا اور دہیان سے نفس ناطقہ پاک ہوتا ہے اور عقل علم سے صاف ہوتی ہے تیسرے اور ایک جگہہ آپ لکہتے ہین کہ کیشب چندر سین بابو نے اپنے لکچر مین بیان کیا کہ دان پن خیر و خیرات وغیرہ جتنے کرم ہین سب فضول ہین۔ یہان بہی کچہہ غلط فہمی نشاء بابو صاحب ہے کیونکہ فی الحقیقت دان فضول نہین ہے مگر لوگ جسکو دان پن سمجہتے ہین یعنی کسی ایک خاص ذات کو کسی خاص دن اس ارادہ سے دینا کہ اسکا بدلہ مجہکو عاقبت مین ملیگا اور جس شخص کو دیا جاوے خواہ وہ مالدار ہو اور تمام اوقات اپنی بیفایدہ اور سستی مین صرف کرتا ہو اس قسم کے جو دان ہین وہ بیشک فضول ہین مگر جو دان کہ اصل ہین یعنی محتاج کو یا فایدہ عام کے لئے دئے جاوین وہ نہایت ضروری ہے جسمین رحم اور دست خیر نہین اوسے کبہی خدا پرست نہین کہہ سکتے۔

چوتہے آپ لکہتے ہین کہ اثر براہم مت کا زیادہ تر اوسی طبقہ مین پہیلتا رہا جسکو موقع سیر کتب انگریزی اور بنگالی کا ملا اور جو اصول اور ماہیت اپنی اصل طریقت سے بے علم رہے یا قیود مذہبی سے گہبرا کر آزادی اور فارغ البالی کیطرف متوجہ ہوئے اور رنگین مزاجی اور سہل پسندی کے مطیع ہوئے الخ

اسمین شک نہین کہ علم سنسکرت سی جسمین تمام کتابین ہندو دہرم کے ہین بہت کم لوگ واقف ہین مگر اس سے یہہ خیال کرنا محض غلط ہی کہ بہ نسبت اور ہندؤن کے براہم لوگ ہندو دہرم کے اصول اور ریاضت کو کم جانتے ہین براہم لوگ زیادہ تر بنگالی ہین اور بنگالی زبان مین ہندو دہرم کی جتنی پستکین ترجمہ کی ہوئی ہین اتنی اور علاقہ کے سنسکرت خوان پنڈت بہی نہین جانتے ہونگے بنگالی زبان خود سنسکرت سے اتنی علاقہ رکہتی ہی کہ اور کوئی زبان اتنی نہین رکہتی سوا اسکے براہم سماج کے جو لوگ بانی ہین وہی علم سنسکرت کے اچہے پنڈت ہین فی الحقیقت براہم سماج مین بید اور شاستر کے جتنی تلاش ہوئی ہے اور ہندو دہرم کی جیسی جیسی پستکین وہان موجود ہین اور دیکہی جاتے ہین اور علاقہ کے پنڈتونکو اونکے نام سے بہی اچہی واقفیت نہو گی ثبوت اسکا کلکتہ کے تتو بودہنی پترکا ہے جسمین بید اور شاستر کے ہر مہینی مین ایسی ایسی امور درج ہوتی ہین جنکے سننی سے اسطرف کے پنڈت متحیر ہو جاتے ہین اور جو کہ آپ فرماتے ہین کہ براہم لوگ نازک مزاجی اور سہل پسندی کے مطیع ہوتے یہہ نہایت خلاف واقع ہے کیونکہ براہم لوگونکو مشکلات ہی زیادہ ہین اول چار و نطرف سی لوگون کا بلکہ اپنی کنبہ کا جو کہ براہم دہرم کے مخالف ہین تصدیعہ سہنا دوم اپنے شہوات نفسانی کو ضبط کرنا اور برے کامون سے باز رہنا کیونکہ اونکا رکہوالی صرف اونکا دہرم ہی نہین ہے بلکہ آس پاس کے تمام لوگ بہی ہین اور آدمی زناکاری شراب خواری ریاکاری دروغ گوئی جتنا چاہے عیب کری مگر بت پرستی کرتا ہوا وسے کچہہ نہین کہین گے بلکہ اسکی ثناخوان ہونگے اور براہم مین اگر ایک شمہ عیب کا بہی دیکہہ لین گے خواہ سچ خواہ جہوٹہہ تو سارے مین رسوا کرینگے بلکہ اوسکے سبب سے تمام براہم دہرم کو عیب لگا وین گے پس سہل پسندونکا براہم ہونا محال ہے اور یہہ ہی سبب کمی تعداد براہمونکا ہی نہ کہ جو آپ خیال کرتے ہین کہانے پینے کی چہوت چہات کے نماننی سی ہی چندان سہولیت نہین ہو جاتی کیونکہ وے لوگ بہی

وہ بہی چیزین کہاتے ہین جو کہ چہوچہاو الی
کہاتے ہین—
پانچوین آپ لکہتے ہین چونکہ اصل مدعا تو
ہادیان طریقت کا یہہ ہی کہ جہوٹہہ نہ بولین
ریاکاری نہ کرین کسیکا مال نہ چرائین
وغیرہ مگر عموماً زیادہ تر اس طبقہ اور طریقہ
مین رواج یہہ ہی کہ مرید اونکے نام کو
صرف برہم مت ہین اور آزادی کہانی
پینے کے سوای اور سب صفات بالای
طاق رکہتے ہین اتنے اونچے کہ کسیکا
ہاتہہ بہی نہ پہونچ سکی نگاہ سی بہی دیکہنے نہ
پائین—یہہ قول بہی محض غلط ہے
اگر آپ اصول براہم دہرم سی واقف
ہوتی تو ایسا کبہی نہ فرماتے براہم دہرم
مثل اور متون کے نہین ہی کہ نام
رکہہ لینی سے اور مرید بننی سے ہی اوس
مت کا ہو گیا براہم دہرم مین کوئی
نام رکہوانے کی یا کسیکی مرید بننی کی نشان
مذہبی کی ضرورت نہین ہے جو شخص کار
بد سی باز رہتا ہے کارنیک کا پابند اور
خدا پرست ہوتا ہے وہ کسی قوم یا فرقہ
مین ہو اوسی ہم لوگ براہم کہتے ہین پس

جو شخص کہ کار بد کا کرنے والا ہے وہ براہم
نہین کہا جا سکتا ظاہر ہے کہ اور متون مین
یہہ بات نہین ہے ایسی بہت ہندو مسلمان
عیسائی ہین جو ظاہراً سیکڑون کار بد
کرتے ہین تاہم اونکے ہم مذہب کبہی
یہہ نہین کہتے کہ یہہ ہماری مذہب کا نہین ہی
براہم مت کی کسی ایک شخص کا نام بہی آپ
بتائی کہ جو کار بد کرتا ہو اور براہم کہلاتا ہو
اگر آپ کسی ایک شخص کو بہی نہین جانتے
تو اورون سے سن سنا کر ایسی بات کہدینی
بعید از انصاف ہی—
چہٹی آپ رای دیتی ہین کہ بابو کیشب چندر سین
اور بہائی رام سنگہ دونون باہم اتفاق
کر کے جن جن عقاید اور قواعد مین خیلی
اختلاف بسبب جہالت اور علمیت کے ہی سبکو
اصلاح دیکر کل عالم پر حاوی اور ضابطہ
ہو سکتے ہین مگر خیر اوسیدن تک ہی
کہ سرکار عظمت مدار کن آنکہونسی دیکہتی ہے
اپنی قاعدہ کے بموجب عقاید مذہبی مین
مداخلت کرنے مین متحمل ہو رہی ہی صرف
توجہ کی دیر ہی جلکے ہوتی ہی قلع و قمع ان
تمام ہوا بندیون کا آناً فاناً مین ہو جاویگا

اور اوسوقت نہ تو کوئی کہین نظر آونگے
نہ نرنکاری اور بیدانتی و برہم متی دیکھے جاوینگے
الخ - بابو کمشیب چندر اتفاق صرف بھائی
رام سنگھ سے ہی نہین بلکہ کل عالم سے چاہئے
ہین البتہ اون پر حاوی اور ضابط ہونے
کے نہ اونکو خواہش ہی نہ اونکے اختیار مین
ہی آپ خیال کرتے ہین کہ مذہب کی
ترقی یا تنزل انسان کے یا بادشاہ کے
اختیار مین ہی مگر یہہ غلط ہی - بغیر رضامندی
خدا کے ایک انسان کی کیا طاقت ہے
جو ہزار ہا ن لاکھون کے دل پر موثر ہو
اور بادشاہ کی کیا مجال ہے کہ کار الٰہی
روک سکے سب مالک الملک ہونے کے
جنکی اب آپ خوشامد کرتے ہین یہہ وہی
لوگ ہین جنکا مذہب اوسکے بانی کے
جیتے جی سو ڈیڑہ سو آدمیون مین پھیلا تھا
اور بہت سی دشمنون اور بادشاہون نے
اوسکے نابود کرنے مین حتی المقدور کوشش
کی مگر کیا ہوتا ہی راستی کے آگے اونکو ایک
بادشاہ کیا کروڑون بادشاہون کی
طاقت نہین کہ برباد کرسکین دنیا پرستونکو
بیشک یہہ سب باتین ہوا بندی کے ہین

مگر جنکا خیال پرمیشر پر اور عقبی پر ہے
وہ تمام دنیا کے خوف سے بہی راستی کو
ترک نہین کرتے دنیا کی تواریخ مین
آج تک کوئی ایسا بادشاہ ہوا ہے
کہ جو کسی دہرم کو جبراً گم کرسکا ہو عقلمندونکو
یہودی وغیرہ نے بہت ستایا یا بودہونکو
ہندوون نے ہندونکو مسلمانون نے
مگر جبر سے کچہہ ان مذہبون کا نقصان
ہوا بلکہ جبر سے دہرم کی پرکشا ہوتی
ہے اور تب وہ اور بہی زیادہ منور
ہوتا ہے -

ساتوین اخیر مین آپ یہہ ہدایت
کرتے ہین کہ بابو صاحب اتنی بات
اپنی مت مین داخل کرین کہ کہانی
پینے کی کہل یعنی آزادی دور کردین
جس سے ایک گروہ عظیم کو صریح نفرت
ہی اور اسی باعث سی اونکی مت کا
نام عموماً اگھوری کہا جاتا ہے یا اسقدر
کے دو فریق بناوین ایک آزاد
دوسری مقید اس صورت مین عموماً
کل طبقہ ہنود دخوانده پر اونکا نتیجہ ثمرہ
جاوے گا اور عجب نہین کہ رفتہ رفتہ

مقید لوگ بھی آزادی کے طرف رجوع لاوین
الخ یہہ رائے آپ کی اس خیال سے ہے
کہ گویا بابو کشب چندر سین جی براہم دہرم
کے بانی ہین جیسا چاہین ویسا اس دہرم
کو بنا سکتی ہین ہم پہلے کہہ چکا کہ براہم دہرم
کا بانی برہم ہے کوئی انسان نہین ہے
راستی اسکا گیان ہے پراوپکار اسکا کرم
ہے اور ایشر کی بھگتی اسکا اصول ہے اور
تمام انسان اسکے ادہکاری ہین۔

جب راستی یہہ سکہلاتی ہے کہ کہانی پینے
کی قید یا آزادی کچھہ دہرم سے تعلق نہین
رکھتی دہرم ایک روحانی شے ہے تو کوئی
براہم راستی کے برخلاف کیونکر ہدایت
کرسکتا ہے اور اگر کرے بھی تو دوسرے
اوسکے کب سنین گے مگر اس سے یہہ نہین
سمجھنا چاہئے کہ براہم لوگ کہانے پینے مین
مثل اگھوریون کے ہین اگھوری اوسکو کہتے
ہین کہ جو مردہ میلا وغیرہ تمام چیز کہا سکتا ہے
جسسے انسان کو نفرت ہوتی ہے لیکن براہم
لوگ ایسی کوئی چیز نہین کہاتے جو اور لوگ
نہ کہاتے ہون شراب پینا براہم لوگ نہ جائز
سمجھتے ہین ماس کہانا بھی بہتون کی رائے مین
نامناسب ہے چنانچہ بابو کشب چندر بھی ماس
نہین کہاتے پس براہمون کو اگھوری کہنا
ناحق دشنام دہی ہے ہان یہہ ضرور براہم
لوگ مانتی ہین کہ کسی انسان کے چہونے سے
اگر ہاتھہ اوسکے غلیظ نہ ہون کہانا ناشدنی نہین
ہوجاتا اسلئے وے چہوت چہات کا بچار نہین کرتے
تاہم بہت براہم ایسے ہین کہ جو ہم قومون کی
بہتری کے خواہان ہوکر ہندوون کے تمام
قیدون سے جو کہ بے گناہ ہون یکبارگی الگ
ہوجانا مناسب نہین سمجہتی اور جن لوگون سے
ہندو لوگ نہین برتتے اونکے ساتھہ وے
بھی کہانا پینا نہین کرتے مگر اسکے یہہ مراد نہین
کہ اون لوگون سے وے نفرت کرتے ہون
یا اونکو مثل برادر کے نہ سمجھتی ہون پس رسومات
کے باب مین براہم لوگون مین بالفعل خود
دو فریق ہین (کسیکے بنانے سے نہین) ہر
قوم کے اپنی اپنی الگ رسوم ہین اون سبہونکا
ایک کرنا براہم سماج کا مطلب نہین ہی مگر یہہ
ضرور ہے کہ جو بد رسوم ہون جن سے انسانکو
نقصان پہونچتا ہو اونکا اصلاح یا ترک مناسب ہے
خلاصہ کلام یہہ ہے کہ براہم دہرم کی شروع
یا ترقی انسان پر موقوف نہین ہے نہ یہہ دہرم

کسی ایک خاص گروہ مین مقید ہوسکتا ہے
جو لوگ کہ اسکے اصول پر عمل کرتے ہین
وہی برا ہم ہین اور اسکے اصول
اور قواعد اگرچہ روحانی ہین بیرونی
اور بناوٹی نہین تاہم ایسا کوئی کار
دنیوی نہین ہے کہ جسمین یہہ ہدایت نہین
دی سکتا آپکے مضمون مین اور جو جو اعتراض
ہین بسبب خفیف ہونے کے اور خوف
طوالت کے متروک ہوتے ہین امید ہے
کہ مضمون مرقومہ بالا پر غور فرما کر اور تحمل کے
ساتھہ اسکا بچار کرکے پہلے رای اپنی کو
اصلاح فرماوینگے —

جواب مضمون مندرجہ کوہ نور

مورخہ ۲۴ - اگست ۱۸۶۷ء

اول — تحریر کنندہ صاحب کو یہہ شک
ہوا ہے کہ اگر براہم دہرم نام بابو دیوندر ناتھہ
ٹھاکر کیوقت سے شروع ہوا تو اس دہرم کا
آغاز شروع مخلوقات سے کیونکر ہے —
واضح ہو کہ نام اور نامی کے آغاز مین مفاصلہ
زمانہ کا ہونا کچھہ عجب نہین دیکھو ہرشل نامی
سیارہ کا آغاز شروع مخلوقات سے ہے
مگر نام اوسکا ہرشل چند روز ہوے ہرشل صاحب
نے مقرر کیا اسیطرح اگرچہ براہم دہرم شروع مخلوقات سے ہے
مگر باشندگان ہند کو عام فہم ہونے کیواسطے
نام اوسکا براہم دہرم بابو دیوندر ناتھہ
ٹھاکر کے وقت سے مقرر ہوا (براہم دہرم
ایک لفظ مرکب سنسکرت زبان کا ہے)
اس نام کے رکھنے کی ضرورت اسلئے ہوئی
کہ پہلے ایسا نام موزون کوئی مشہور نہ تھا
کہ جس سے وہ دہرم اصلی سمجھا جاوے جسکی بیخ
بار تعالی نے ہر بشر کے آتما مین بوئی ہے

دوم — صاحب تحریر کنندہ لکھتے ہین
کہ اگر براہم دہرم روز ازل سے ہے تو اسکا
نام بھی روز ازل کا اور ہوگا کیونکہ یہہ نام
تو بابو دیوندر ناتھہ نے رکھا ہے اور جب
نام بدلا ہے تو اور بھی کچھہ بدلا ہوگا الخ —
یہہ دلیل صرف خیالی ہے کیونکہ روز ازل
سے جتنی چیزین ہین سب ہی کے نام
کچھہ انسان نے مقرر نہین کر لئے ہین
نام رکھنا تو دور رہا بے شمار چیزین ایسی
ہین کہ انسان کو ہنوز معلوم ہی نہین ہوئی
ہین اور جو جو معلوم ہین اون سبکے
ہی نام مقرر نہین ہین — غرض دہرم مذکورہ بالا
کا اگرچہ کوئی خاص نام پہلے مشہور نہ تھا

تاہم لفظ دہرم ہی اسکا نام تہا مگر چونکہ لوگون نے
اس لفظ کو فضول باتون مین استعمال کرنا
شروع کیا اور دیگر الفاظ کے ساتھہ اسکو
ملاکر بہت اقسام کے مختلف دہرم ٹہرائے
جیسے ہندو دہرم بودہ دہرم عیسائی
دہرم مسلمانی دہرم وغیرہ اسلئے اصل
دہرم جو کہ ایک ہی ہے اوسکے عام فہم
ہونے کے لئے لفظ دہرم تشریحا براہم دہرم
یعنی خدا کا دہرم کہا گیا پس اس سے ظاہر ہوگا
کہ بابو دیوندر ناتہہ نے نام قدیم کو بدلا نہین
بلکہ اوسکو تشریحا مقرر کیا تاکہ لوگ مخلوق
پرستی کو خالق پرستی سے علیحدہ سمجھین —

سیوم — لفظ مذہب خدائی سے
ہماری مراد اوس مذہب اصلی کی تہی جسکی
تشریح اوپر کی گئی —

چہارم سوال کیا ہر ایک دل
اور مذہب اور ملک مین یہہ براہم دہرم
موجود ہے تو ظاہر اوہ تہوڑی سی تجربنگالہ کیون
کیون دکہلائی دیتا ہے الخ **جواب** ان
ہر قوم انسان مین براہم دہرم موجود ہے
جو لوگ صرف بنگالیون مین ہی اس دہرم
کو سمجھتے ہین وہ گویا اس دہرم کو نہین دیکہہ سکتے
صرف ایسی ہی باتونکو ہی دہرم خیال کرتے
ہین — براہم دہرم سے مراد یہہ ہے
کہ اپنے خالق کی پرستش کرنی جس سے اسکو
نزدیکی حاصل ہو پرستش اوسکی

तस्मिन्प्रीतिस्तस्य प्रियकार्यसाधनञ्च

ہے یعنی اوس سے محبت کرنی اور جو باتین
کہ اوسکو پسند ہین اونپر عمل کرنا اب
فرمائیے کہ ایسا کون انسان ہے کہ جو تہوڑے
بہت اپنے خالق سے محبت نہین رکہتا یا کار
نیک جو کہ اوسکو پسند ہی نہین کرتا پس
اسصورت مین براہم دہرم سب مین ہے
اور سب مذہبون مین ہی مگر سب مذہبونکو
پورا براہم دہرم نہین کہہ سکتے کیونکہ اونمین
سوا ئے براہم دہرم کے فضولی باتین اور
برخلاف براہم دہرم کے بہی بہت سی باتین ہین

پنجم — سوال یہہ آفتاب حقیقت
اصلی حالت پر کس زمانہ مین روشن تر تہا
اور کب سے غبار پڑ کر دہوندلا نظر آنے لگا الخ
جواب یہہ آفتاب حقیقت براہم لوگون کے
یعنی خدا پرستون کے دل مین ہر زمانہ مین
روشن رہا اب بہی ہے اور آئندہ بہی رہیگا
مگر کم فہمون کو اور مخلوق پرستون کو ہر زمانہ مین

دہونڈلا نظر آتا ہے اور آیندہ بہی ایسی لوگونکو
دہونڈلا ہی نظر آویگا ۔

ششم ۔ اقوال کا جواب ۔ راجہ رام موہن رائے
کے مباحثہ کی تمام کتابین اور اونکی تصنیفات
تلاش سے مل سکتی ہین مگر یہہ کتابین زیادہ
انگریزی یا بنگالی حروف مین ہین اونمین سے
چند کتابون کے نام یہہ ہین رام موہن رائے کا
چونک Vedantic doctrine vindicated
ترجمہ اوپنی شدہا ئی برہم سنگیت
تحفۃ الموحدین علاوہ انکے تتو بودہنی
پتر کا کلکتہ مین بہی انکے مباحثہ کا حال بہت
درج ہے ۔

ہفتم صاحب تحریر کنندہ فرماتے ہین
کہ بیشک مذہب ہنود توحید پرستی ہے لیکن
بت پرستی کرنے سے کچھہ توحید جاتی نہین
رہتی بلکہ بت پرستی بہی اپنے درجہ پر جایز
ہے اور انجام مین اس سے بہی وہی
پہل حاصل ہوتا ہے جو توحید پرستی سے
کیونکہ بت پرست بہی ایک پرمیشر کو ہی پوجتے
ہین پرمیشر کی تصویر سامنے رکہتے ہین الخ
جواب سچی توحید پرستی ہونے سے اوسکے
ساتہہ بت پرستی یا کوئی مخلوق پرستی
نہین رہ سکتی کیونکہ پرستش یا محبت کا
یہہ خاصہ ہے کہ یہہ ایک ہی کی نسبت سچی
ہوتی ہے بہتون پر ہونے سے سچی اور خالص
نہین رہتے شاسترون مین بہی لکہا ہے
کہ بہکتی — अव्यभिचारिणी
اَویبہچارنی ہونی چاہیئے یعنی ایک سے زیادہ
پر نہونی چاہیئے ۔ بت پرستی کسی درجہ پر جایز
نہین کیونکہ پرستش اپنے سے بزرگ خالق
کی کرنی چاہیئے بت نہ انسان سے بزرگ ہے
نہ اوسکا خالق ہے نہ اوسکے پرستش کو سمجہتا ہے
پس بت پرستی نہایت بی عقلی ہے بت پرستی
سے جو توحید پرستی کا فایدہ حاصل ہوتا ہے
اسکا ثبوت کیا ۔ پرمیشر کی تصویر ہی نہین تو
اوسکو سامنے کیا رکہینگے چنانچہ بید کی شرتی
ہے — न तस्य प्रतिमाऽस्ति यस्य नाम महद्यशः
یعنی اوسکی کوئی تصویر نہین
جسکا نام سب سے بڑا مشہور ہے ۔

ہشتم قول بید اور شاسترون نے
ادہکاری یعنی لیاقت کے موافق عام کیواسطے
توحید پرستی اور بت پرستی دونون بیان
کئے ہین الخ جواب توحید پرستی کے بابت مین
بید اور شاسترون مین جو اپدیش ہے اوسکی

اوسکی برخلاف کہین نہین لکہا - اور بت پرستی
کی ہدایت مجہی یقین ہے آپ بید مین کہین
نہین نکال سکینگے اور پوران وغیرہ مین
بیشک بعضی رشیون کی رای اگرچہ بت پرستی
کے باب مین رہے مگر چونکہ بید اور پوران
دونون مین برہم کے سوای دوسرے
کی پرستش اور خصوصاً بت پرستی کی بہت
نندا لکہی ہے اسلئی ظاہر ہے کہ بید او شاستر
کے مصنف بہتیرے منی بت پرستی کو
زبون جانتے تہے واسطی تصدیق اس کلام
کے چند شرتی اور سمرتی معنی کے ساتہہ ذیل
مین درج ہوتے ہین -

श्रुतयः

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपा
सते यन्मनसा न मनुते येनाहुर्म
नो मतं तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदि
दमुपासते

नित्यो नित्यानां चेतनश्चेतनाना
मेको बहूनां यो विदधाति कामान्
तमात्मस्थं येऽनुपश्यन्ति धीरास्ते
षां शान्तिः शाश्वती नेतरेषां

आत्मानमेव प्रियमुपासीत स य
आत्मानमेव प्रियमुपासते न ह्य
स्य प्रियं प्रमायुकं भवति स योऽन्य
मात्मनः प्रियं ब्रुवाणं ब्रूयात् प्रियं
रोत्स्यतीति ईश्वरो ह तथैव स्यात्
ततो यदुत्तरतरं तदरूपमनामयं
य एतद्विदुरमृतास्ते भवन्ति
अथेतरे दुःखमेवापियन्ति
अन्धं तमः प्रविशन्ति ये सम्भूतिमु
पासते । معنی شرتی ہای

۱- جو زبان سے ظاہر نہین ہوتا زبان
جسکی اپنی طاقت گویای حاصل کرتی ہے اوسکو
تم برہم جانو لوگ جسکی پوجا کرتے ہین
وہ برہم نہین ہے -

۲- جو دل کے خیال مین نہین آتا جسکی
ذریعہ سے دل خیال کرتا ہے اوسکو
تم برہم جانو لوگ جسکی پوجا کرتے ہین
وہ برہم نہین ہے -

۳- تمام اشیای ناپایدار مین جو پایدار ہے
تمام ذی روحونکا جو روح ہے جو اکیلا
بہتون کی حاجت روائی کرتا ہی اوس
پرمیشر کو جو متحمل اشخاص آتما مین موجود
دیکہتے ہین وہی نجات حاصل کرتی ہین
اور جو ایسے نہین دیکہتی وہ نجات
نہین پاتے -

۴ — پرماتما کو ہی عزیز جانکر اوپاسنا
کرے جو شخص محبوب پرماتما کی اوپاسنا
کرتا ہے اوسکا محبوب کبھی مہجور نہین ہوتا
۵ — مگر جو شخص کہ پرماتما کے سوای
دوسریکو عزیز جانتا ہے اوسکو اگر خود آپت
کہے کہ محبوب تیرا فنا ہوگا تو اوسکو کہنے کا
اختیار ہی اور ایسا ہی ہوتا ہے —
۶ — ان سب چیزون سے جو برتر
اور انکا خالق ہی وہ بے شکل اور بے مرض
یعنی لاتبدل ہے اوسکو جو جانتے ہین وی
حیات جاودانی حاصل کرتے ہین اور
جو نہین جانتے وی رنج اوٹھاتے ہین —
۷ — جو مخلوق کی پرستش کرتے ہین
وی بڑے اندھیرے لوک کو پراپت ہوتے
ہین یعنی دوزخ مین جاتے ہین —

स्मृति

किंस्वल्पतपसां नृणामर्चायां देवच
क्षुषां दर्शनस्पर्शनप्रश्नप्रह्वपाद
र्चनादिकं यस्यात्मबुद्धिःकुणपेत्रि
धातुके स्वधीःकलत्रादिषुभौमइ
ज्यधीः यत्तीर्थबुद्धिःसलिलेन
कर्हिचिज्जनेष्वभिज्ञेषुसएवगोख
रः श्रीमद्भागवते

سمرتی

۱ — جن لوگون نے نیک اعمال بہت کم
کئی ہین اور بت جنکو شکل دیوتا کے
نظر آتے ہین وی مہاتماؤن کی ملاقات
کورنشات قدمبوسی و استفسار حقیقت کو
کیا جانے —
۲ — جو بادی اور بلغمی اور صفراوی
جسم کو آتما سمجھتے ہین زن و فرزند وغیرہ
رشتہ داران کو اپنا سمجھتے ہین اور
مٹی وغیرہ کی بنائی ہوئی مورتون کو
معبود یعنی پوجا کی جوگ سمجھتے ہین اور
پانی کو جو تیرتھ سمجھتے ہین اور دانشمند
کی عزت نہین کرتے وی خر بار بردار ہین
(شریمد بھاگوت) —

نہم سوال — کیا راجہ صاحب نہین
جانتے تھے کہ مخلوقات مین تین گن ست رج
رہتی ہین اور اسی وضع سے لوگ مختلف الطبایع
ہین اور جبکہ ایک ماں باپ کے چار بیٹی متفق الرای
نہین ہوتے تو تمام خلق اللہ کیونکر ہو سکتی
ہے — جواب بیشک تین گن ہر شئے مین ہین
اور لوگ مختلف الطبایع اور مختلف الرای ہین

نگر اسلئی کیا طریقہ مذہب یعنی راہ راست کو
ہی تین گن کا یعنے مختلف کرنا چاہئے - نہین
صاحب خدا ایک ہی اوسکا راستہ بھی ایک ہے
ستوگن ہی دہرم ہے بس جب تک اوس
ایک سچے اور ستوگن کے راستہ پر لوگ نہ چلینگے
گے تب تک اوس ایک خدا کو نہین پاسکینگے
گے دہرم کا کام مختلف اور مقبوح طبایع
کو ایک کرنا اور سدہارنا ہے نہ کہ اون
طبایع کے واسطی دہرم خود مختلف اور
رجوتموگنی یعنی مقبوح ہو جاوے -

دہم - قول - میری رای مین یہہ
کوشش لوگون کی بہرشٹ اور خراب
کرنے کیواسطی ہوئی ہی نہ کہ رو براہ اور
صدق پر متوجہ ہونیکو کیونکہ جو لوگ بت پرستی
بھی چہوڑ دینگے اور اس درجہ تک
اونکی رسائی نہ ہوگی وے ادہر کے
رہینگے نہ ادہر کے دین کے رہینگے نہ دنیا کے
الخ **جواب** خدا پرستی اور نیک اعمال
کے ہدایت کو جو بہرشٹ اور خراب
کرنے کی کوشش سمجھتے ہین وہی خود
بہرشٹ یعنی گمراہ ہین اگر اسکو بہرشٹ
نہین کہتے ہے تو فرمائیے کہ بہرشٹ کسکو کہتے ہین

- پرمیشر سب گمراہون پر اپنی کرپا کرے
اور سچے راستہ مین لاوے - جو شخص
خدا پرستی مین کامل نہین ہوتا اور بت پرستی
چہوڑ دیتا ہے وہ بہی خراب نہین ہوتا -
کہئے کیا بت پرست سب سدہری ہوئی
ہین اور جنہون نے بت پرستی ترک کی
ہے وے سب خراب ہین - اگر آپ اپنی
رای سے شاستر کی رای کو قوی جانتے ہین
تو ذرا دہیان دیجئے کہ شاستر مین کیا لکھا ہے

न हि कल्याणकृत्कश्चिद् दुर्गतिं तात गच्छति

گیتا مین جب ارجن نے پوچہا کہ درستی
کی کمالیت کو جب انسان نہ پہونچے اور دینی
راستہ کو چہوڑ دے تو اوسکی کیا حالت
ہوتی ہے اسکے جواب مین کرشن جی نے فرمایا -
ای پیارے نیک کام کے کرنے والے
کیسکی خرابی نہین ہوتی - اور بہاگوت مین
نارد جی نے فرمایا ہی

त्यक्त्वा स्वधर्म्मं चरणाम्बुजं हरेर्भज
न्नपक्वोऽथ पतेत्ततो यदि यत्र क्व वा
भद्रमभूदमुष्य किं को वार्थ आप्तो
भजतां स्वधर्म्मतः (श्री मद्भागवते)

یعنی جو شخص برنونکے خاص دہرمون کو چہوڑ کر
پرستش الٰہی مین مشغول ہو مگر کامل نہو کر کسی

سبب سی گر پڑی تو کیا اوسکی خرابی ہو گی کبھی نہین اپنے خاص دہرمون کے بموجب عبادت کرنے والون مین سے ہے کسنی نجات پائی ہے —

جواب خط مندرجہ کوہ نور

۳۱ - اگست ۱۸۶۷ء

۱ — علم سنسکرت و بنگالی و انگریزی مراد ان زبانونکی نہین ہے مگر اون علمونکی جو ان زبانون مین ہین اور جنسی قدرت رحمت منشاہی اور قواعد مقررہ پروردگا کے ظاہر ہوتے ہین اور دیگر مفید باتونکی خبر ہوتی ہے —

۲ — علم الٰہی سنسکرت وغیرہ سب زبانونمین تہوڑا بہت ہی اور شروع علم کی براہم دہرم کے ساتہ ہیلے تہے کیونکہ علم اور دہرم دونو اتما ہین رہتی ہین مگر جون جون علم کی ترقی اور درستی ہوتی جاتی ہے تون تون دہرم اصلی کی بہی پہچان ہوتی جاتی ہے چنانچہ علم سنسکرت کی زمانہ سلف مین جیسی ترقی ہوئی تہی ویسا ہی اِس ملک مین براہم دہرم بہی ظاہر ہوا تہا اِن دنون مین جیسی علوم مندرجہ انگریزی اور بنگالی وغیرہ ترقی یافتہ اور درست ہوئی ہین اور علوم مندرجہ سنسکرت سے واقفیت ہوئی ہے ویسی ہی دہرم کی بہی درست پہچان ہوئی ہے —

۳ — سنسکرت زبان مین جو شرتی سمرتی پوران تنتر وغیرہ شاستر ہین سب مین کچہہ نہ کچہہ براہم دہرم پرتی پادت ہوا ہے بنگالی اور انگریزی مین بہی جو جو دہرم کی کتابین ہین سب مین کم و بیشتر براہم دہرم پرتی پادت ہوا ہی مگر ان سب زبانون مین ایسی کتابین بہت کم ہین جنہین سواے براہم دہرم کے اور کچہہ نہو —

۴ — رام موہن رای نے کوئی دہرم نیا ایجاد نہین کیا اس بات کو تو آپ سمجہو مگر جاہل اور عوام الناس نے جو براہم دہرم کو بالکل قبول ہی نہین کیا یہہ میری مراد نہین مراد میری کہنے کی یہہ تہی کہ وی لوگ زیادہ تر اپنی غلطیونمین مبتلا ہین جس سے پایا جاتا ہی کہ کوئی اور کچہہ اونمین سے براہم ہی ہین —

۵ — واہ واہ دی دعوی وغیرہ الفاظ نظر کے ہین اونکے جواب دینی کی کچہہ ضرورت نہین مگر اتنا کہنا لازم ہے کہ تحریر کنندہ صاحب اگر براہم دہرم کے حالات دریافت کرنا چاہتے ہین تو نمرتا اور شیلتا کو اختیار کرین کیونکہ بغیر مسکینی کے راہ خدا نظر نہین آتی —

۶ — بید شرتی شاستر اور پرانونکے اقوال کی درباب براہم دہرم کے جو آپ سند چاہتی ہین وہ سند ہم بہت دی سکتی ہین اگر آپ اپنا نام اور پتہ لکہین تو ایسی اقوال کی کتاب آپکی پاس بہیجدین ورنہ آپ کوئی کتاب شاستر کی میرے پاس معرفت صاحب مہتمم کوہ نور کے بہیجدیجئے مین اوسمین نشان کردونگا کہ کون کون اقوال براہم دہرم کے ہین یا اگر صاحب اخبار اجازت دیوین اور اونکے اخبار مین درج کرنیکے گنجایش ہو تو ایسے اقوال مین اونکی پاس لکہوا کر بہیج سکتا ہون —

۷ — آپنے جو سات سادہن حصول نجات کے لکہی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ تمام شاستر و نمین پائی جاتی ہین از راہ مہربانی کوئی شرتی لکہئی جس سے یہہ سادہن پائی جاوین اور اونکی تشریح کیجئے اور انمین باہم کیا فرق ہے وہ بہی لکہئی تاکہ آپکا قول بہی عام فہم ہو جب آپ یہہ لکہینگے تب مین عرض کرونگا کہ انمین براہم دہرم کونسا اور کتنا ہے —

۸ — آپ پوچہتی ہین کہ براہم دہرم کا بیان کرنیوالہ قدیم اچارج کون ہے — جواب جن جن اچارجون نے دہرم کے بابین کچہہ لکہا ہے اون سبہون نے کم و بیشتر براہم دہرم کو بیان کیا ہے اچارج حقیقی اور کامل صرف الشر ہے —

۹ — پہر آپ پوچہتی ہین اونہی اوسکی عقاید اور اچار نہانے کہانے پینے خوردنی ناخوردنی اشیا کی تمیز کرنی اور تحصیل علم اور نکاح وغیرہ کی کیا تجویز کی ہین اور اوسکی کریا کیا ہے اور وہ منتر کس بید کے ہین جیسے کہ اپنا تو ان دہرم بید پرتی پادیہ کے جدا جدا معین ہین الخ — جواب نہانے کہانے پینے وغیرہ باتونکے سکہینی کے لئے ہم لوگونکو کسی اچارج قدیم کی پوتہی دہونڈہنے

کی ضرورت نہین ہے کیونکہ حسب ضرورت
خدا نے سبکو اتنی عقل بخشی ہے کہ کب اور
کسلیئے نہانا چاہیئے تحصیل علم اور نکاح
وغیرہ کرنا چاہیئے کیا کیا کہانا پینا چاہیے
اگر زیادہ تشخیص کی ضرورت ہو تو نہانے
کہانے پینے کا علم طبیب سے سیکھہ سکتی ہین
نہانے کہانے پینے کے وقت مین کسی
منتر کے پڑہنے کی ضرورت نہین ہے صرف
اتنا خیال رکہنا چاہیئے کہ اپنی نہانے
کہانے پینے کے واسطے دوسرینکو تکلیف بیجا
نہ دیجائے۔ تحصیل علم جو ہر کسیکو چاہیئے اسکا
کہنا فضول ہے۔ نکاح ایک مرد کا ایک
عورت کے ساتھہ ہونا چاہیئے اور اسبارے مین
متقدمین اچاریون کا یہہ قول ہے۔

अज्ञातपतिमर्य्यादामज्ञातपतिसेव
नां नोद्वाहयेत्पिता बालामज्ञात
धर्म्मशासनां महानिर्वाणे १
न कन्यायाः पिता विद्वान् गृह्णीयात्
शुल्कमण्वपि गृह्णन् शुल्कं हि लोभे
न स्यान्नरोऽपत्यविक्रयी २ अन्योऽ
न्यस्याव्यभिचारो भवेदामरणान्तिकः
एष धर्म्मः समासेन ज्ञेयः स्त्रीपुंसयोः
परः ३ यादृग्गुणेन भर्त्रा स्त्री संयुज्ये
त यथाविधि तादृग्गुणा सा भवति
समुद्रेणेव निम्नगा ४ मनुः

جو اپنی خاوند کی قدر و منزلت اور اسکی
خدمتگذاری کو نہ جانے ایسی لڑکے کو تا وقتیکہ
وہ دہرم سے واقف نہو باپ اوسکا شادی
نہ دیوی۔ لڑکی کے باپ ذی علم کو چاہیے
کہ اپنی داماد سے ایک خرمہرہ تک بہی نہ لیوے
جو انسان طمع کے ساتھہ کچھہ زر لیتا ہے اولاد
کا بیچنے والا ہوتا ہے۔ زوجہ اور خاوند
کا بڑا دہرم یہہ ہی کہ تا زیست خاوند کے
زوجہ دوسرا خاوند نہ کرے اور خاوند
تا زیست زوجہ کے دوسری زوجہ نکرے
یعنی اون دونومین سے کوئی زناکاری
نکرے + جیسے خاوند کے ساتھہ عورت کی
شادی ہوتی ہے ویسی ہی وہ ہوجاتی ہے
جیسے دریا کا پانی سمندر کے ساتھہ ملکر
نمکین ہوجاتا ہے آپ جو کہتے ہین کہ ہمارے
ساتون دہرم مین قواعد نہانے دہونے
وغیرہ کے جدا جدا اسمعین ہین تو آپ
اون قواعد کا بیان کرئیے مین اونمین
نشاندہی کرونگا کہ فلان فلان قواعد
اصول براہم دہرم کے مطابق ہین
اور فلان نہین۔ فی الحقیقت خدا نے
انسانکو ایسا بیوقوف نہین کیا ہے کہ ہر بات
کے لئے وہ قدیم اچاریون کی شرتیونکو

ڈہونڈتا پہرے نہ کسی اچارج کی طاقت ہے کہ تمام افعال دنیوی کی سرع بنا سکے — اگر آپ بے شرع کوئی کام نہین کرتے تو کہئیے یا ونی بہاشا کا بولنا اور لکہنا ریل گاڑی پر چڑہنا پوتہونکو چہاپنا پاجامہ اور ٹوپی کا پہننا اخبارون مین دہرم کا مباحثہ کرنا کس اچارج کی شرع اور کون سید کا منتر ہے —

۱۰ سوال — خدا کی عبادت کا کیا طریقہ ہے

جواب اوس سے محبت کرنا اور جو کام اسکو پسند ہین اونکا استعمال کرنا زیادہ تشریح کی ضرورت ہو تو دوسری وقت لکہہ سکتی ہین یا اسباب مین جو کتابین تیار ہین وہ بہیج سکتے ہین —

۱۱ — سوال جنہون نے اس دہرم مین کمال حاصل کیا ہے اونکی چال چلن کیا ہوتی ہے — جواب وہی لوگ خدا کو سب سے پیارا جانتے ہین اور اوسکی فرمانبرداری مین اپنے وقت کو صرف کرتے ہین —

۱۲ — سوال — اس دہرم مین کتنے آدمیون نے کمال حاصل کیا ہے اور اونمین سے بہت نہین تو چار پانچ شخصون کے نام لیجئے — جواب اس زمین پر کسی شخص نے کمال حاصل نہین کیا مگر ہان ایسے لوگ بہت ہوئے ہین جنہون نے براہم دہرم پر زیادہ تر عمل کیا اگر اونکی جیون بتانت کے مصنفون کا بیان درست ہے تو اس ملک مین ایسے لوگ رام چندر بسشٹہ جانکی بلکہ نل جو دہشٹر جنک شکدیو بودہ سنکر اچارج رامانج چیتنہ نانک کبیر رہداس رام موہن رای سینا گنتی ساوتری دمینتی گنتی اور دیگر ملکو نمین سکرات کانفوشس داؤد سلیمان عیسی وغیرہ ہوئے ہین اور انمین اس ملک مین بابو دیوندر ناتہہ ٹہاکر کیشب چندر سین راج نارائن بسو امریکہ مین پارکر صاحب سوای انکے پنجاب مین بہی ہشل بہائی رام سنگہ وغیرہ کے کئی سادہو ہین جو براہم دہرم پر بہت حد عمل کرتے ہین یقین ہے کہ آپ بہی براہم دہرم پر کچہہ درجہ عمل کرتے ہونگے —

جواب خط مندرجہ کوہ نور

مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۸۶۷

اول پرائشچت کے باب مین جو ہمنے سمجہے

سمرتی کا قول لکھا تھا اوس پر صاحب تحریر
کانفرنس یہہ اعتراض کرتے ہین کہ یہہ حکم عام
سب گناہونکے واسطے علاوہ کفارہ بیرونی
کے ہے الخ جواب اسکا کیا ثبوت ہی کہ یہہ
حکم علاوہ کفارہ بیرونی کے ہی بے شک
منوسمرتی وغیرہ مین کفارہ بیرونی بہت
قسم کے لکہے ہین اور اس قول سے
مرا وبہی اونکی یہہ نہین ہے کہ وے سب کفارہ
منسوخ ہون بلکہ وے سب کفاری اسی قول کے اصول پر مقرر
ہین سوا ہی اسکے اون کفارون کا اور
بہی ایک مطلب ہے جو کہ اند نو تمین تعزیرات ہند
سے پورا ہوتا ہے - زمانہ سلف مین
تمام قانون کیا دیوانی کیا فوجداری
کیا مذہبی کیا برتاوی کے مع قواعد
روحانی کے جو کہ دہرم سے خاص علاقہ
رکہنے مین دہرم شاستروں مین لکہی گئی
ہین اور شرعاً جاری کئے گئے ہین مگر اند نو مین
جبکہ اور سب قوانین انتظام ملکی سے
مقرر ہوتے ہین تب اعمال دہرم مین
صرف قواعد روحانی کے بیان کرنیکی
ہی ضرورت ہی کیونکہ کفارہ روحانی
جب تک نہین ہوتا تب تک چاہے ہزارہا
کفارہ بیرونی کرین وے روح کو صاف
نہین کرتے اور روحانی کفارہ جب کامل
ہو جاوے تب بلحاظ دہرم یعنی صفائی آتما
کے کفارہ ہای بیرونی مقررہ کی کچہہ ضرورت
نہین ہے اسباب مین جو رای شری مد
بہاگوت کے ساتوین اسکند مین لکہی ہے
وہ برای اطمینان آپکے لکہی جاتی ہے -

راجہ پریچہت نے پوچہا

दृष्टश्रुताभ्यां यत्पापं जानन्नप्यात्मनो
हितं करोति भूयो विवशः प्रायश्चित्तम
थो कथं । क्वचिन्निवर्त्ततेऽभद्रात् क्व
चिच्चरति तत्पुनः प्रायश्चित्तमथो
पार्थं मन्ये कुञ्जरशौचवत् ।

یعنی راجاؤن کی دی ہوئی سزا اونکو
دیکہکر اور نرک وغیرہ کی تکلیفون کو سنکر
گناہونکو اپنا مضر جانتے ہوئی ہی جو لوگ
بار بار گناہونکو کرتے ہین تو کفارہ بیرونی
سے کیا فایدہ ہے -

۳ - کفارہ بیرونی کر کے انسان کبہی
پاپ سے باز رہتا ہے کبہی پہر کرنے لگتا ہے
اسلئے پرایشچت یعنی کفارہ بیرونی کو
مین مثل ہاتی کے نہانے کی بیفایدہ مانتا ہون
کیونکہ ہاتہی غسل کرنے کے بعد پہر اپنے کو

خاک سے آلودہ کرتا ہے—

اِسکے جواب مین شکدیوجی نے کہا

कर्मणाकर्मनिर्हारो न ह्यात्यन्तिक इ
ष्यते अविद्वदधिकारित्वात् प्रायश्चित्तं
विमर्शनम्। नाश्नतः पथ्यमेवान्नं व्या
धयोऽभिभवन्ति हि एवंनियमकृद्रा
जन् शनैः क्षेमाय कल्पते। तपसा ब्र
ह्मचर्येण शमेन च दमेन च त्यागेन
सत्यशौचाभ्यां यमेन नियमेन च।
देहवाक्बुद्धिजं धीरा धर्मज्ञाः श्रद्ध
यान्विताः क्षिपन्त्यघं महदपि वेणुगु
ल्ममिवानलः। केचित्केवलया भ
क्त्या वासुदेवपरायणाः अघं धुन्व
न्ति कार्त्स्न्येन नीहारमिव भास्करः।
प्रायश्चित्तानि चीर्णानि नारायणप
राङ्मुखम् न निःपुनन्ति राजेन्द्र सु
राकुम्भमिवापगाः।

معنی شلوک- افعال بیرونی یعنی چاندراین
وغیرہ پرائشچتون سے بُری کامون کے
پاپ بالکل دور نہین ہوسکتی کیونکہ وے
سب کفارے بیرونی جاہلون کے لئی ہین اصلی
کفارہ بچار سے ہوتا ہے—

۲— پرہیز سے کہانیوالے کو جیسی بیماری
مغلوب نہین کرتے ایسی ہی اے راجہ معمولی
طریقہ پر چلنیسے رفتہ رفتہ انسان کی بہتری
ہوتی ہے—

۳— قایم مزاجی ترک مباشرت من و
اندریونکا روکنا دان سچائی صفائی
نہانا کرنی اور پاٹہہ وغیرہ کرنا اِن باتونسی
جسم زبان اور عقل سے کئے ہوئی پاپ کو
خواہ کیسا ہی بڑا ہو سر دہا والے اور دہرم
کے جاننے والے متحمل اشخاص دور کر
دیتے ہین آگ جیسی بانس کی گانٹھہ کو جلا
دیتی ہے—

۳— بعضی لوگ جو صرف پرمیشر کو
ہی مانتے ہین وے صرف اوسکی بہگتی سے
ہی تمام گناہونکو دفع کرتے ہین آفتاب
جیسی کوہاسہ کو دور کرتا ہے—

۴— جو شخص ایشر سے بیمکھہ ہی وہ چاہے
کتنی ہی کفارے بیرونی کرے پاک
نہین ہوتا شراب کا گھڑا جیسی گنگا وغیرہ
ندیون سے پاک نہین ہوتا—

اِس قول سے ثابت ہی کہ بغیر پرمیشر کے
بہگتی کفارہ بیرونی انسان کو گناہون
سے نہین چھوڑاتے اور صرف بہگتی
گناہونسی بچا سکتی ہے پس کفارہ بیرونی
فضول ہے—

دویم صاحب معترض پہر فرماتے ہین کہ
یہہ مانس پاپ جسکو گناہ روحانی کہنا چاہئے
اس زمانہ کلجگ مین ثمرہ نہین دیتا یعنی
مانس پاپ کلجگ مین نہین مانا جاتا اور
ست جگ وغیرہ مین یہہ پاپ مانا جاتا تہا
لہذا وہی زمانون کے واسطے یہہ کفارہ
تجویز ہوا ہے الخ۔ صاحب معترض
کی اس تحریر کو دیکہکر مجکو نہایت تعجب
اور افسوس ہوا۔ تعجب اسلئے کہ یہہ بات
جو کہ عقل تجربہ اور مطالب تمام شاسترون سے
خلاف ہے اونکو کیونکر سوجہی اور افسوس
اسلئے کہ جو لوگ بیرونی اور فضول باتون
کو دہرم سمجہہ بیٹھے ہین وے اصول من
پاپ کو ایسی بہول جاتے ہین کہ اونکے
پاپ کو اندرون مین پاپ ہی نہین سمجہتے
پرمیشر اون پر اپنا فضل کرے اور
چشم دانش بخشے۔ اے صاحب تمام شاسترون
اور بہلے لوگون کا یہہ ہی ایک بڑا اپدیش ہے
کہ دلکو گناہونسے صاف کرے۔ زبان اور
جسم تو صرف اوزار ہین بیچ گناہ کی در
ہی مین ہی جب دل کا گناہ کے لئے ارادہ
ہوا جسم سے کوہی پانکرے گناہ اوسی ہو
چکا کیونکہ اوسنے دل کو خراب کیا گناہ کرنیسے
صرف دوسری کا ہی نقصان نہین
ہوتا بلکہ بڑا نقصان اپنی آتما کا ہوتا ہی۔
پہر کفارہ جو کیا جاتا ہے وہ دوسری کے
نقصان بچانے کے لئے نہین کیونکہ اوسکا نقصان
تو پہلے ہی ہو چکا مگر اپنی صفائی اندرونی
کے لئے جب صفائی اندرونی کی لئی کفارہ
کی ضرورت ہوئی تب اندرونی میلا ضرور
گناہ ہوا اور ایسا کون ذی عقل کہہ سکتا ہی
کہ مانس پاپ یعنی دل کے گناہ سے اس زمانہ
مین دل انسان کا میلا نہین ہوتا دل
تو ضرور میلا ہوتا ہے کلجگی لوگ چاہئی اسمیل
کو کافی بدی نہ سمجہین۔ شاسترون مین
بار بار شم اور دم سادہنونکا اوپدیش
کیا ہے شم کے معنی دل کو گناہون سے
روکنا اور دم کے معنی اندریونکو گناہونسی
روکنا اگر اس زمانہ مین اندریونکے گناہ
یعنی جسم اور زبان کے گناہ ہی صرف ہین
تو دل کے گناہونسی باز رہنی کی تعلیم اہمیت
کیون ہی اگر کہین کہ اندریون کے گناہ
ہی بغیر دل کے شمولیت کے نہین ہوی
اور دل کے روکنی کی مراد یہہ ہی کہ مبادا

اندریونکے گناہ اوسنی نہ ہوجائین تو یہہ امر
دم کے اوپدیش سے ہی حاصل ہی شم کا...
محض بانسی پاپ کے روکنی کے لئی ہے۔
یہہ ہدایت صرف اونہین شاستروں مین
نہین ہے جنکو آپ ست جگ کے لئے
جایز کہین گے بلکہ اون تمام شاستروں مین
ہے جوکہ خاص کل جگ کی فایدہ کیواسطے
تصنیف شدہ سمجھی جاتے ہین مثلاً شری مد
بہاگوت وغیرہ پوران بہگوت گیتا اور
تنتر۔ بہاگوت مین جو یہہ ہدایت ہے
سو شلوک مندرجہ بالا سے ہی ظاہر ہوگا
گیتا کے بہی اس باب مین ایک دو قول
درج ہوتے ہین۔

ध्यायतो विषयान्पुंसः सङ्गस्तेषूप
जायते सङ्गात्सञ्जायते कामः का
मात्क्रोधोऽभिजायते। क्रोधाद्भवति
सम्मोहः सम्मोहात्स्मृतिविभ्रमः
स्मृतिभ्रंशाद्बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात्
प्रणश्यति।

یعنی بشیون کو خیال کرنے سے اونمین
رغبت پیدا ہوتی ہے رغبت سے خواہش
ہوتی ہے خواہش سے غصہ ہوتا ہے
غصہ سے موہ ہوتا ہے موہ سے یاد مین
فرق آجاتا ہے یاد مین فرق آنے سے
عقل ماری جاتی ہے جب عقل ماری گئی
توگویا انسان خود ہی مرگیا۔

پہر کہا ہے۔

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा
स्मरन् इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा मि
थ्याचारः स उच्यते ।

یعنی کرم اندری یعنی اعضای افعالی
کو روک کر من مین جو بیوقوف بشیونکا خیال
کرتا ہے وہ جہوٹے آچار کرنیوالا پاپی
کہلاتا ہے۔

گیان سنکلنی تنتر کا یہہ سلوک ہے۔

मनः करोति पापानि मनो लिप्य
ते पातकैः मनश्च तन्मना भूत्वा
न पुण्यै न च पातकैः ।

یعنی من ہی گناہ کرتا ہے من کو ہی گناہ
لگتا ہے من جو استہر ہو تو پن ہے نہ پاپ

سوم صاحب معترض پہر فرماتے ہین
کہ ایسا کوئی مرض روحانی یا جسمانی نہین
ہی جو باہم دگر روح اور جسم کو تکلیف دینیوالا
نہ ہو مرض جنون جو خاص روحانی مرض
ہی اوسکے علاج بہی ایسی ہوتے ہین جو صرف

جسم کثیف سے متعلق ہین پس گناہ بھی مرض
روحانی اور جسمانی ہے ہے اسکو دوا بھی
جب دونون طرح کی ہوگی تب ہی نفع ہوگا

جواب مرض مین دو تاثیرین ہوتی
ہین ایک بگاڑنے والی دوسری تکلیف
دینے والی تمام امراض طبیبانہ جسم کو بگاڑتی
ہین اور روح کو تکلیف دیتی ہین ان
دونو تاثیرون کو علیحدہ نہ سمجھنے سے
صاحب معترض کو غلطی ہوئی ہے جسم صرف
بگڑتا ہے مگر تکلیف نہین پا سکتا کیونکہ
وہ جڑ یعنی مادہ بے ادراک ہے اور آتما
سراپ یعنی جوہر ہونے سے بگڑ نہین سکتا
صرف تکلیف پاتا ہے گناہ بالذات مرض
روحانی ہے اگرچہ بعضی وقت مرض جسمانی بھی
عارضی طور پر اوسکے ساتھ شامل ہوجاتا ہے
جیسے کہ رنڈی بازی سے گناہ روحانی
تو ہوتا ہی ہے سوای اوسکے بعضی وقت
مرض جسمانی بھی اوس سے ہوجاتا ہے
اور ان دونونکے علیحدہ معالجے ہین
مرض جسمانی کے واسطے ادویہ ہین اور
مرض روحانی کیواسطے کفارہ ہے کفارہ
سے مرض جسمانی آرام نہین ہوسکتا
اور اسطرح ادویہ سے مرض روحانی آرام
نہین ہوتا —

جنون دو طرحکا ہوتا ہے ایک جسمانی دوسرا
روحانی جسمانی جنون مغز وغیرہ مین کسیطرح
کی حرکت آجانے سے ہوتا ہے اور اسی
جنون کا معالجہ ادویہ سے ہوتا ہے جنون
روحانی جو کسی بڑی گناہ یا فکر وغیرہ سے
ہوتا ہے وہ ادویہ سے آرام نہین ہوتا
اوسکے لئے علاج روحانی کی ضرورت ہوتی
ہے مرض جسمانی کا خاصہ بیان کیا گیا اب
مرض روحانی یعنی گناہ کا خاصہ بیان کیا
جاتا ہے ان دونون مین جو بڑا فرق ہے
اسکو ناظرین خود سمجھ لیوینگے گناہ
بالذات جسم کو نہین بگاڑتا مگر آتما کو ہی خراب
کرتا ہے اور تکلیف دیتا ہے (یہان بگاڑنی
اور خراب کرنیکے فرق کو سمجھ لینا بگاڑنی
سے مراد مادہ کے پرمانوؤن کی کمی بیشی ہے
اور خراب کرنے سے مراد جوہر کی صفات مین فرق
پڑ جانا ہے) مرض جسمانی سے جیسے ایک
وقت ہی جسم کا بگاڑ اور آتما کو تکلیف ہوتی
ہے مرض روحانی سے آتما اول خراب
ہوتا ہے اور بعدہ اوسکو تکلیف ہوتی ہے

وہ تکلیف خواہ اِس لوک مین ہو خواہ
پرلوک مین خواہ کچھہ کچھہ دونون مین
تکلیف پرمیشر نے اسلئی پیدا کیا ہے کہ اُسکے
خوف سی انسان اُسکے قواعد کو نہ توڑ کر
اور جب توڑ دیتا ہے تب وس حکیم
پروردگار نے یہہ قاعدہ بنایا ہے کہ ادویہ
سے جسم کو شفا پہونچے اور تکلیف سے آتما درست
ہو۔ گناہ بالذات سی چونکہ جسم نہین بگڑتا
اسلئے ادویہ اور کفارہ جات بیرونی
کی اوسکی لئے ضرورت نہین ہے اور چونکہ
اوسکی آتما ہی خراب ہوتا ہے اِس لئے
وہ کفارہ کامل سے ہی شدہ ہوجاتا ہے
مگر ادویہ مین اور کفارہ مین اتنا فرق
ہے کہ ادویہ انسان اپنی مرضی اور کوشش
سے لیتا ہی کفارہ ہماری مرضی اور کوشش
پر منحصر نہین ہے وہ حسب قواعد ایشر
خود ہوتا ہے یعنی آتما مین پچھتاوے کی
تکلیف پیدا ہوتی ہے دہرم والے کو
جلد ہوتی ہے اور پاپی کو دیر مین۔۔۔

چہارم صاحب معترض لکھتے ہین کیا
انصاف کی بات ہی کہ دل اور عقل اور
گیان اندریوان اور پرانون اور جیوآتما کو
تو کسی جرم کی سزا دیجاوے اور کرم
اندریون کو نہ دیجاوے انصاف کو کوئی
منصف آدمی نہ پسند کریگا کہ اٹھارہ مجرمون مین
سے تیرہ کو سزا دیجاوی اور پانچ مجرم
سجال خود چہوڑ دے جاوین اور اونکو
اجازت عام گناہ کرنے کی دیجاوے الخ

جواب صاحب معترض اپنے قول کے
بموجب بارہ وغیرہ دو چار مجرم اور بہی
بڑہا دیتے تو کیا نقصان تہا یہہ غلطی اونکو
اِس امر کی غور نہ کرنے سی ہوئی کہ سزا
کی تکلیف صرف جیوآتما کو ہوتی ہے
اور وہ ہی مجرم ہوتا ہے اندری تو
صرف اوسکی اوزار ہین اوزار کو نہ گناہ
ہے نہ تکلیف جیسی کہ کوئی شخص چابک
سی کیسکو مارے تو چابک کو نہ گناہ ہوتا ہے
نہ اوسپر فتوی سزا کی دیجاتی ہے گناہ
اور سزا صرف مارنے والے کو ہوتی
ہے۔ پران تو گناہ اور سزا مین بالکل
شمولیت نہین رکہتی گیان اندریہ بہی
جیوآتما کے اوزار ہین دل اور عقل
اوس سے علحدہ ہی نہین ہین کیونکہ
یہہ دونون اوسکے بڑی یا صفات ہین

پس جیو اتما ہی کرتا ہے اور وہ ہی بہوگتا ہے —

کفارہ کے باب مین ایک بات رہگئی وہ یہان لکہتے ہین صاحب غرض کے وجوہات سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جو قول منوسمرتی کا ہمنے لکہا تہا اوسکو وے مانسک پاپ کے کفارہ کے لئے ٹہراتے ہین اگر یہہ بات درست ہی تو اگلے دوسو تینتیس ۲۳۳ شلوک کے کیا معنی کرینگے —

وہ سلوک یہہ ہی

अज्ञानाद्यदि वा ज्ञानात्कृत्वा कर्म
विगर्हितम् तस्माद्विमुक्तिमन्वि
च्छन् द्वितीयं न समाचरेत् ।

معنی جان بوجہہ کر یا بغیر جانے جو انسان فعل بد کرتا ہے اوسی چاہئے کہ اوس گناہ سی خلاص ہونے کی خواہش کرکے پہر کار بد نکرے — یہان لفظ فعل ہے اسکو مانسک پاپ نہین کہہ سکتے —

اس سے اگلی چند شلوکو نمین تمام کفارہ ہاے کے اصول جو کہ اوس خواہش کے پوری کرنیکی اسباب ہین کہول دئی گئے ہین چنانچہ اونمین سے تین ذیل مین درج ہوتے ہین —

यस्मिन्कर्मण्यस्य कृते मनसः स्याद
लाघवं तस्मिंस्तावत्तपः कुर्याद्या
वत्तुष्टिकरं भवेत् ब्राह्मणस्य तपो
ज्ञानं तपः क्षत्रस्य रक्षणम् वैश्यस्य
तु तपो वार्त्ता तपः शूद्रस्य सेवनम्
यत्किञ्चिदेनः कुर्वन्ति मनोवाङ्मू
र्तिभिर्जनाः तत्सर्वं निर्दहन्त्याशु
तपसैव तपोधनाः ।

معنی شلوک اول جس کام کے کرنے سی من کو سنتوس ہو وہ ہی اسکا تپ یعنی کفارہ ہی اوسیکو کرنا چاہئے جب تک دل کو تسلی نہ ہو —

دوسرا شلوک براہمن کا تپ گیان ہی چہتری کا تپ حفاظت ہی بنی کا تپ بیوپار ہے اور شودر کا تپ سیوا ہے —

تیسرا شلوک دل زبان اور جسم سی جو کچہہ گناہ کرتا ہے اون سبہون کو تپ سے ہی تپسیکا ماننی والا جلد جلا دیتا ہے —

پس اس سے ثابت ہوتا ہی کہ تپ کا یہہ ہی مطلب ہی کہ دل کو صاف کری اور وہ صفائی خواہ کسی افعال کی ذریعہ سی ہو خواہ تپسیا کی تکلیف سے ہو فی الحقیقت حقیقت شناس جانتی ہین کہ کفارہ گناہونکا کسی مقرری رسم سے نہین ہوتا بلکہ جس کسی طور سی دل کی

صفائی ہو وہ ہی کفارہ ہی اور بیاہلون کے لئے
وہی ہی حقیقت شناس نہیا مناسب سمجہتی ہین
آفارت کا اوپدیش کر دیتی ہین پر اپنی کفارہ
کے لئے دوسری کے رسوم پر نہین چلتی
جو آپ اپنی دل کی صفائی کے لیے مناسب
جانتی ہین اوسپر عمل کرتے ہین —

پنجم — پاکیزگی کے باب مین جو منیجی شلوک
لکہا تہا صاحب معترض دریافت کرتے
ہین کہ یہہ کسکا قول ہے اور فرماتے ہین
کہ شوچ بیرونی اور اندرونی دو قسم کا
ہوتا ہے چنانچہ وہ شلوک بہی دونونکو
کہتا ہی — بیرونی صفائی اور پاکیزگی کیواسطے
مثل اسکے بہت احکام ہین کہ رفع حاجت
یا پاخانہ اور پیشاب کے بعد اسقدر دفعہ مٹی
سی ہاتہہ ملکر پانی سے دہوویں اور فلان
وقت اور فلان قاعدہ سے ایسی پانی
سے روز نہا دہوینگی اور پلیچہ کے چہونے
فلان شی ناپاک ہوجاتی ہے اوسکو ترکرکے ی
یا اسطرح پاک کرتی ہی علی ہذا القیاس ہر ایک
کام کے نسبت علیحدہ علیحدہ احکام ہین
اب آپ فرمائی کہ کیا ان احکام کو یہہ
اشلوک منسوخ کرتا ہے الصاحب لیا کہہ

نہین ہے سمجہ کا قصور ہے البتہ ایں حکم سی
وے آدمی بری ہو سکتے ہین کہ جنکو
کسی بیادہ من کی ضرورت نہین پڑے
سدہ بن چکے برس دو برس کے بالک
کی طرح اپنی زندگی کو بسر کرتے ہین
سوا ایسے گنتی کے برہم دہرم صاحبوں کی معلوم
اگر ہو جاوے تو مضایقہ بہی نہین —

جواب — شلوک مذکور منو سنگہتا کے پانچوین
ادہیاے کا ایک سو نوان شلوک ہے
ہم کب کہتے ہین کہ بیرونی اور اندرونی
دونون قسم کے شوچ نہین ہے یا اندرونی
شوچ بیرونی شوچ کو منسوخ کرتا ہے پس
الصاحب کس کی سمجہہ کا قصور ہے
شلوک مذکور بیرونی شوچ کو منسوخ
نہین کرتا بلکہ اوسکے اصول کو بیان
کرتا ہے پانی سے جسم کی صفائی ہوتی
ہے پس جو شخص کہ نہاتا نہین یا پاخانہ
جاکر ہاتہونکو مٹی سے ملکر نہین دہوتا
یا غلیظ شخص سے چہو جاوے کہتا ہے اوسکا
جسم خود غلیظ ہوگا اور افراط ہو تو مستی
تکلیف بیماری بہی ہو سکتی ہی مگر اسے یا بغیر
ثابت ہوا کہ جو شخص شوچ بیرونی

نہ کرتا ہو یا کم کرتا ہو تو اوسکا اتما بہی
ضرور خراب اور ہتیت ہے شوچ
بیرونی کے لئے جو مفصل احکام تیز
دیے ہیں بہی بیوقوفون کے لئے ہین
سمجہدار کو اسبات کے سمجہانے
کی ضرورت نہین ہے کہ فلانے
قاعدہ سے نہاوے یا اتنی مرتبہ
ہاتہہ مین مٹی لگاوے یا غلیط کو فلانے
چیز مین نہ چہواوے کیونکہ یہہ وہ اپنی
عقل سے خود دریافت کر سکتا ہے
چنانچہ قول ہے —

कि मत्र बहुनोक्तेन शौचाशौचविधौ
शिवे मनः शुद्धमेवेह न गच्छन्त्
न्याचरेत् । महानिर्वाणे ।

یعنی ای دیوی شوچ کے بابت زیادہ
کہنے سے کیا فایدہ گرہست کو وے وے
کام کرنے چاہئین جن سے من اوسکا
صاف ہو —

فی الحقیقت شوچ اندرونی ہی دہرم
کا خاص سادہن ہے اور شوچ
بیرونی حفظ صحت وغیرہ کے واسطے
نہایت ضرور ہے انہین شوچ سے
ہماری دانست مین تو کوئی انسان

بہی بری نہین ہو سکتا — صاحب تحریر
کنندہ پورے سدہ کو جو برس
دو برس کے بالک کیطرح زندگی
بسر کرتے ہین ان شوچون سے
بری کرتے ہین اسمین اونکی کیا مراد
ہے صاف لکہین برس دو برس
کے بالک کی صفات تو رونا سمجہی
اور محتاجی غیر ہے یہہ صفت اگر کسی
جوان آدمی مین ہون تو اوسے پاگل
کہہ سکتے ہین سدہ تو یکطرف رہا —
اول تو ایسا کوئی انسان نہین ہے
جسکو کچہہ سادہن کی ضرورت نہ ہو
اور فرض کرو کہ ہو بہی تو برس
دو برس کے بالک سے تو اوسکے
کسیطرح بہی مثال نہین دی جاسکتی
(سوائے اوس حالت کے کہ وہ
خود برس دو برس کا ہو) پس ہم
لوگون کے گتی ایسے ہونے کیونکر
ممکن ہے — پرمیشر ان توہمات طفلانہ
سے اپنی بندونکو بچاوے —

جواب خط

مورخہ پرچہ کوہ نور ۲۴ ستمبر ۱۸۶۷ء

اول — صاحب معترض فرماتے ہین
اسادہارن دان کو تو تمنی جایز رکھا مگر اسادہارن
دان کو کیون فضول سمجھا ہے اور اسادہارن
کی تفصیل یہہ فرماتے ہین اسادہارن دان
وہ ہے جو بموجب دہرم شاستر کے
دن اور تہہ اور وقت معینہ پر خاص شخص
کو دیا جاوے جیسا کہ شانتی کشٹادک کے
لئے پنڈتان بدوان اور شبہ آچارج
وگرہستی گیانیون کو دینا یا دکہیوتون کو
دینا اور رکہنا دان اپنی قوم کے مرد کو
دینا اور رکہنی ہی دان ہین جو رشتہ دار ہون
مثل داماد اور دختر بہانجی بہین وغیرہ
کو دینی کہے ہین علے ہذا اور بہی اسادہارن
دان لکہے ہین —

جواب دہرم شاستر یعنی نہم نیوہ
جو جو کچھہ احکام لکہی جاتے ہین سب کے
اپنی اپنی اصول ہوتے ہین اون اصول کو
نہ سمجھنے سے لوگونکو غلطی ہوتی ہے اسادہارن
دان بہی کسی نہ کسی مدعا سے مقرر کیگئے
ہین اونکے اس زمانہ مین جایزی ناجایزی
کی دریافت کے لئے اونکے ہر ایک کے
مدعا کو سمجھکر فیصلہ کیا جاسکتا ہے چنانچہ
آپنے جو کہی ایک تمثیل دی ہین اوس پر غور کیا
جاتا ہے — شانتی کشٹادک کے لئے جو دینا جاتا
وہ خود غرضی سے ہے پس اوسکو
خیرات نہین کہہ سکتے سوائے اسکے کشٹادک
کے شانتی اونکی معالجہ سے ہوسکتی ہے
دان پر یہہ کچھہ منحصر نہین رکہتا اگر دان سے
کشٹ کی شانتی ہوتی تو جو لوگ صرف
اسکے لئے معالجہ کرتے ہین دان نہین
کرتے اونکی کشٹ کی شانتی کبہی نہوتی
دکہیوتون کو اور دوسرون کے لئے آچار نہو
دینا محض فضول ہے بلکہ اس سے یہہ خرابی
ہوتی ہے کہ ایک گروہ انسان کو بیفایدہ
زندگی بسر کرنے مین ترغیب دیجاتی ہے
کیونکہ اونکے پیشہ سے دوسرونکو کچھہ فایدہ
نہین اور وے آپ تمام عمر دوسرونکا
منت الیہی کی خواہش مین لگی رہتی ہین
اور راہ بہی ہوتے ہین ایسی لوگونکو دینی کی
دہرم شاستر مین بہی ممانعت ہے چنانچہ منوسمرتی

کا قول ہے—

नवार्य्योपिप्रयच्छेत्तु बैड़ालव्रति
केद्विजे नवकव्रतिकेविप्रेनावे
दविदिधर्म्मवित् त्रिष्वप्येतेषुद
त्तेहिविधिनाऽप्यर्जितंधनं दा
तुर्भवत्यनर्थायपरत्रादातुरेव
च यथाप्लवेनौपलेननिमज्ज
त्युदकेतरन् तथानिमज्जतोऽ
धस्तादज्ञौदातृप्रतीच्छकौ धर्म्म
ध्वजीसदालुब्धश्छाद्मिकोलोक
दम्भकः बैड़ालव्रतिकोज्ञेयोहिं
स्रःसर्व्वाभिसन्धकः १।

معنی

جو براہمن بڑال برتک ہین یا بک برتک
ہین یا جو براہمن بید کو نہین جانتے—دہرم
شناس کو چاہئیے کہ ایسون کو پانی بھی نہ
دیوی۔ نیای سے تحصیل کیا ہوا دہن بھی ان تینون
قسم کے لوگونکو دان کرنے سے دینے والے
اور لینے والے دونونکا پرلوگ مین برا ہوتا ہے
پتھر کی کشتی پر سوار ہوکر جو پانی مین تیرنا چاہے
وہ جیسے ڈوب جاتا ہے ویسے ہی دینے اور
لینے کے اصول کو جو نہین جانتے ہین وہ کہ
دونون نرک مین پڑتے ہین— دہرم دہوجی

یعنی جو لوگونکو دکھلا کر نام کے واسطے دہرم
کرتے ہین— یا جو سدا لوبھی یعنی پرائے
دہن کے لینے کی خواہش رکھتے ہین جو
اپنی کو چھپا کر یا فریب سے چلتے ہین یا جو لوگونسے
حسد رکھتے ہین اور ہنسا کرتے ہین وے
بڑال برتک کہلاتے ہین—

پس برہمنون کے دان کا بھی یہی مطلب
ہے کہ وے اپنی عمر کو تحصیل علم اور تعلیم
علم وغیرہ کار نیک مین جنسے کہ فواید عام
متصور ہین لگاوین اگر وے ایسا نکرین
صرف سستی مین اور پرائی دہن کی مفت
لینے کی خواہش مین اپنی اوقات ضایع
کرین تو اونکو دینا فضول ہے بلکہ پاپ دینا ہے
دان وغیرہ تمام پُن کامون کے لئی جو رشیونے
نے اوقات مقرر کئے ہین وے اسی اصول
پر ہین کہ اگر انسان دنیا دار اوس وقت
نکریگا تو اوسوقت تو ضرور کریگا پس جو
شخص کہ خود رحم دل ہے اور دان پُن کا
کرنے والا ہے وہ جسوقت مناسب جانے
یا دین کو دیکھے دان کرسکتا ہے اوقات معینہ
پر کرے— خواہ نکرے— کیا تو ہر کوئی
جانتا ہے کہ دان کے لئی ہے— پس

اِسکے لئے شرح کی تلاش کی کچھہ ضرورت نہین
داماد وغیرہ عزیزون کو جو دیا جاتا ہے
وہ اسنیہہ یعنی محبت سے ہے جو کہ انسانکا
ایک ذاتی خواص ہے یہہ خیرات مین
داخل نہین ہے خیرات اصلی وہ ہے
کہ جو بغیر اپنی کسی غرض کے رحم سے یا فقرا
محتاج کو فواید عام کے لئے دیا جاوے

دوم — صاحب معترض یہہ فرماتے
ہین کہ دلیل یا گواہی بدون ہم قایل نہونگے
اور نہ عقلی باتون پر عقلی دلیل سے شاستر کو
جھوٹا جانینگے —

جواب — بیشک دلیل یا گواہی بغیر
آپ قایل نہون دلیل اوس قول کو
کہتے ہین جسمین بسبب تسلیم ثبوت کے نقص ہو
ہماری دلایل اگر بغیر وجوہات کاملہ ہین
تو آپ قبول نہ کیجیے — گواہی اول تم اپنی
عقل کی لو لیکن کہ وہ قبول ہے —

**यमो वैवस्वतो देवः पथ्ये हृदि
स्थितः तेन चेदविवादस्ते
मागङ्गां माकुरूगम ।**

معنی

انصاف کے کرنیوالا اور حقیقت کی روشنی
بخشنے والا دیوتا تمہارے دل مین ہو جو کہ

اگر اوسکی اختلاف نہونگا یا کوروکھیتر کے
جانے کی ضرورت نہین — اور بعد اوسکے
ہر ملک اور ہر قوم کے سنت مہاتماؤنکا
— جو عقل اور دلیل کے مطابق نہوویگی
وہ شاستر ہی نہین — پس جو شاستر کہ عقل
کے خلاف ہین وہی خود جھوٹے ہین تمہارے
جھوٹے یا سچے ماننے سے کچھہ نہین ہوجاتا شاستر
نے خود فرمایا ہے کہ تحقیق دہرم کے
لئے عقل مقدم ہے گواہی اسمین سب سے
اول اپنی کیونکہ تمنے اپنی عقل سے یہہ تصور
کرلیا ہے کہ شاستر سچے ہین تب اونکو
مانتے ہو اگر تمہاری عقل یہہ گواہی نہ دیتی
توتم کبھی نہ مانتے —

دوم — گواہی گایتری کے منتر کی جسکے
معنی یہہ ہین — جو دیوتا حکمت کو پیدا کرتا ہے
قایم رکھتا ہے اور کے کرتا ہے جو اس
زمین اور فلک پر اور اجرام فلکی مین جلوہ گر
ہے اوس پیدا کنندہ کی تعریف کے لایق
یعنی علم و قدرت کو مین دھیان کرتا ہون
جو ہماری عقل کو تحریک کرتا ہے اور
کرے — اس سے ثابت ہوا کہ گایتری
کا مطلب بھی پرمیشر سے دعا مانگنا ہے

کہ وہ ہماری عقل کو روشنی بخشے
جس عقل سے انسان اشرف المخلوقات
ہوا ہے اور عقل سے ہی خدا کو اور
دہرم کو پہچانتا ہے عقل کی گواہی مین
چند شرتین بطور مثال کے لکھی جاتی ہین

१ यएकोऽवर्णोबहुधाशक्तियो
गात् वर्णाननेकान्निहितार्थो
दधाति विचैतिचान्तेविश्वमा
दौसदेवः सनोबुद्ध्याशुभयासं
युनक्तु ।

२ एषसर्व्वेषुभूतेषुगूढोत्मान
प्रकाशते दृश्यतेत्वग्र्य याबु
द्ध्यासूक्ष्मयासूक्ष्मदर्शिभिः ।

३ नसन्दृशेतिष्ठतिरूपमस्य न
चक्षुषापश्यतिकश्चनैनं हृदा
मनीषामनसाभिक्लृप्तो यएत
द्विदुरमृतास्तेभवन्ति ।

४ विज्ञानात्मासहदेवैश्चसर्व्वैः
प्राणाभूतानिसम्प्रतिष्ठन्तिय
त्र तदक्षरंवेदयतेयस्तुसोम्य
ससर्व्वज्ञः सर्व्वमेवाविवेश ।

معنے

جو اکیلا بے شکل ہو کر بیشمار شکل
والون کے تمام ضرورتون کو
جانکر اپنی قدرت کاملہ سے اونکو
پورا کرتا ہے یعنی اونکی تمام حاجتین روا
کرتا ہے اور یہہ جگت شروع اور
اخیر مین جس سے محیط ہے وہ دیوتا
ہمکو شبہہ عقل بخشے—

یہہ پرماتما سب جیون مین چھپا ہوا ہے
اسلئے ظاہر نہین ہوتا مگر دقیق بین
لوگ عقل دقیق اور تیز سے اوسے
دیکھتے ہین—

اس پرمیشر کی شکل نمایان نہین ہے
پس آنکھون سے کوئی اسکو نہین
دیکھہ سکتا ہردے مین جو عقل ہوتی ہے
وہ خیال کے ساتھہ شامل ہوتی ہے
جو ہی اس پرماتما کو جانتے ہین وہی
امرت ہو جاتے ہین یعنی حیات
جاودانی حاصل کرتے ہین—

جنکے آشری سے جیو آتما اندریہ پران اور مہابہوت برقرار ہین اوس لازوال کو جوجانتا ہے اے پیارے وہ سب جانتا ہی وہ سب مین داخل ہوتا ہے اِن شرتیونسی ثابت ہی کہ پرماتما عقل صاف سی ہی جانا جاتا ہے - تو ایسی کون بات ہی جو عقل سی نہ جانے جا سکے - پس مہاتما لوگ عقل کی تیزی کے لئی ہمیشہ پرمیشر سی دعا مانگتی رہتی ہین عقل بغیر تو شاستر بھی نہین سمجھی جاتے اسلئی منوسنگہتا مین لکہا ہی کہ

प्रत्यक्षमनुमानञ्च शास्त्रञ्च विविधागमम् ।
त्रयं सुविदितं कार्यं धर्मशुद्धिमभीप्सता ।

معنے

جو دہرم کی درستی چاہتی ہین اونکو چاہئے پرتیکش یعنے ظاہر انومان یعنی معقولات اور شاستر متفرق اِن تینونکو اچھی طرح جانے جوگ باشسٹ مین بہی لکہا ہی -

स्वानुभूतेः स्वशास्त्रस्य गुरोश्चैवैकवाक्यता ।
यस्याभ्यासेन तेनात्मा सन्ततेनावलोक्यते ।

معنے

اپنا انوبہو یعنی عقل اچھی شاستر اور مرشد کا کلام اِن تینون کے اتفاق سے جو بزرگ اِنتینکا ہمیشہ ابہیاس کرتے ہین وہی پرماتما کا درشن کرتے ہین -

اسمین بہی عقل کو مقدم رکہا ہی مگر چونکہ عقل سے جیسی حقیقت ظاہر ہوتی ہے ویسی ہی بعض امورات مین سہو بہی ہوجاتا ہی الاّ ان دونون مین اتنا فرق ہے کہ حقیقت سب کی عقل مین یکسان ظاہر ہوتی ہی اور سہو سب مین یکسان نہین ہوتا پیر ایک کی عقل کو دوسرے سی مقابلہ کرنے سی سہو دور ہوجاتا ہے اسلئی قول مذکور مین کہا گیا کہ اپنی عقل اور متقدمین کے دور رسی و اسلے مہاتماؤن کی عقل جیسی شاستر کہتے مین اور دوسرے حقیقت دان حاضر شخص کی عقل کو جو گوروباک ہی اِن تینون کا اتفاق کرنیسی انسان کان حقیقت الشیٔ کو حاصل کرتا ہے - اِن تینون مین مقدم عقل ہی بعد اوسکے اچھی شاستر اور اور بعد ازان دوسرے کا اپدیش اِس طریقہ سی اگر آپ دریافت کرینگے تو حقیقت کو جلد پاوینگے عقل کا مقدم ہونا اور ایک کلام جوگ باشسٹ

سی یہی ثابت ہی وہ کلام یہہ ہی —

युक्तियुक्तमुपादेयं वचनं बालकादपि अन्यत्तृणमिव त्याज्यमप्युक्तं पद्मजन्मना।

معنی

اگر لڑکا کوئی ایسی بات کہی جو عقل کے مطابق ہو
تو اوسے قبول کرنا چاہئیے اور عقل کے خلاف
اگر برہما ہی کہتے اوس کلام کو مثل تنکے کے
ترک کرنا چاہئیے —

جو لوگ عقل پر بہروسا نہین کرتے اونسے
ہم پوچہتی ہین کہ عقل تمہاری بناوٹی ہوئی ہی یا خداداد
اگر خداداد ہی تو اوس پر بہروسا کامل کرنا چاہئیے اگر یہہ
خوف ہی کہ ہماری عقل نقص سی خالی نہین تو ہم
پوچہتی ہین کہ دنیا مین نقص سے خالی اور
کون چیز ہے اگر شاسترون کو نقص سی خالی
کہو تو اونمین باہم اختلاف کیون ہے اگر
کہو کہ اونمین اختلاف نہین ہے ہماری سمجہہ
مین ہی اختلاف معلوم ہوتا ہے تو ہم بہی
کہہ سکتے ہین کہ ظاہرا اختلاف کو جو تم بے
سمجہے اتفاق کہتے ہو یہہ تمہاری سراسر
بے سمجہی اور بے عقلی ہے پس انسان کو
چاہئیے کہ خداداد عقل اپنی پر بہروسا کرے
اور دوسرونکے عقل سے اسی مقابلہ کرکے
درست کرے اور ترقی دیوے اور پیشتر
سے دعا مانگے اوسکی عقل کو وہ روشنی
بخشے یہی طریقہ دریافت حقیقت کا ہے
اور وہ نہ خطا آمیز باتونکی غلامی کرنے کے
حقیقت نہین پاتی —

صاحب معترض اور یہی فرماتے
ہین کہ تم اپنے دہرم کو بید اور شاسترون
سے ملاتے ہو تو بید وکت [illegible] ست کی نندا
کرنے والون کو بید اور شاستر کے انوسار
ہی چلنا چاہئیے —

ہم اپنے دہرم کو نہین بلکہ برہم
کے مقرر کئے ہوئے براہم دہرم کو بید
اور شاسترون کے جو قول اوس دہرم
سے متفق ہین وہی علین بید اور شاستر
ہین نہ کہ رشیونکے اور برہمنون کے
تمام قول بید اور شاستر مین اس امر کی
گواہی خود بید اور شاستر دیتے ہین —

چنانچہ شرتی ہے —

अपरा ऋग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदोऽथर्ववेदः शिक्षा कल्पो व्याकरणं निरुक्तं छन्दो ज्योतिमिति। अथ परा यया तदक्षरमधिगम्यते

معنی

رک بید - ججر بید - سام بید - اتہرب بید

سکشا- کلپ --- بیاکرن --- نروکت
چہند- جوتیس یہہ ست بید اور شاستر ادہر کے ہین
اصل علم وہ ہے جس سے وہ لازوال
پرمیشر جانا جاوے —
اور گیان سنکلنی تنتر کا قول ہے —

नवेदं वेदमित्याहुर्वेदो ब्रह्म सनातनं
ब्रह्मविद्यारतो यस्तु स विप्रो वेद
पारगः मथित्वा चतुरो वेदान स
र्व्वशास्त्राणि चैव हि सारन्तु योगि
नः पीतास्तक्रं पिबन्ति पण्डिताः
उच्छिष्टं सर्व्वशास्त्राणि सर्व्वविद्या
मुखे मुखे नोच्छिष्टं ब्रह्मणो ज्ञा
नमव्यक्तं चेतनामयं।

معنی

لوگ جسکو بید کہتے ہین وہ بید نہین ہے بید
جو ہے وہ برہم قدیم ہے جو برہم بدیا مین
لگا ہوا ہے وہی برہمن بید مین فاضل ہے
چارون بیدون کو اور سب شاسترونکو
متھکر جوگی لوگ اوسکا سار یعنی مکہن پیتے
ہین اور پنڈت لوگ مٹھا پیتے ہین ساری
شاستر جھوٹھے ہین اور سب بدیا مونہہ بمونہہ
مین ہے ہین برہم کا گیان جھوٹھا نہین ہے
کیونکہ یہہ نہان ہے اور گیان مے ہے شاسترونکو
جھوٹھا اسلئے کہا کہ یہہ اورون کی عقل سے
نکلی ہین اور مونہہ سے اوپدیش سے ملتی ہین
مگر برہم بدیا یعنی علم الٰہی جو دہرم کی بنیاد
ہے وہ ہر کسی کے آتما مین چھپی ہوئی ہے
قدیم ہے اور عین علم ہے —
شاستر سب شیونکی بنائی ہوئی ہین اور انمین
ہر قسم کے قول ہین یعنی اونکے انوبہو
جو چشمہ حقیقت ہے اوس سے نکلی ہین بعضی
خیالی ہین یعنی سنی سنائی ہین پس عقلمندونکو
چاہئے کہ انمین سے اصل بات کو لے لے
سبہونکو نہ کوئی پا سکتا ہے نہ لینا مناسب
ہے جیسا کہ شاسترونکا ہی قول ہے —

अणुभ्यश्च महद्भ्यश्च शास्त्रेभ्यः कुश
लो नरः सर्व्वतः सारमादद्यात्पुष्पे
भ्य इव षट्पदः श्रीमद्भागवते

معنے

بہونرا جیسے پہولونمین سے سار نکال لیتا ہے
ویسے ہی انسان ذی عقل کو چاہئے کہ چھوٹے
بڑے سب شاسترون مین سے سار جو کہ حقیقت
ہے وہ لیوے —
گیتا مین بہی کہا ہے کہ

यावानर्थ उदपाने सर्व्वतः संप्लु
तोदके तावान्सर्व्वेषु वेदेषु ब्रा
ह्मणस्य विजानतः।

معنی

کرتے یا دلی وغیرہ متفرق جگہوں سے
جو مطلب نہایت عمیق و پاکیزہ بر آمد ہوتا ہے
وہ تمام ایک ہی جگہ سے حاصل ہو جاتا ہے
اسیطرح تمام بید ویسی جو مطلب حاصل نہیں
وہ برہمچاری شدہ ہی انسان کو خود
حاصل ہوتا ہے۔ پس براہمن کو ضرورت
نہیں ہے کہ وہ بید شاستر یا دوسرے
کسی کے پیرو ہوں جبکہ رحیم پرمیشر نے
خود حقیقت اونکی آپ ہی نہار کہا ہے۔
بید شاستر وغیرہ کے وہی قول جو کہ اسی
چشمہ سے نکلی ہوئی ہیں وہی اپنا جانکر قبول
کرتے ہیں اور دیگر لوگونکو برای مصدق
کلام کے اونکی نظیر دیتے ہیں۔

۴— سہل پسندی اور مشکل پسندی
کے باب میں صاحب معترض جو کچھ فرماتے
ہیں اوسمین لائق جواب کے کوئی ایسی بات
نہیں ہے جس سے ناظرین کو فایدہ پہونچے
صرف اتنا کہنا ہی کفایت کرتا ہے کہ سہل
اور مشکل کرنے والے کی نظر سے نہیں
دیکھا جاتا مگر عام کی نظر سے جو بہ ہم یا برہمن
نیک اعمال کرتے ہیں اور دہرم کیواسطے
سمجھتی ہیں اور ... اونکو وہ سوا پہیا ہو
جن کو جانتے ہیں ... مشکل نہین معلوم ہوتی
... تمام ... اور ... اونکو مشکل کہا جاتا ہے
حقیقت اوسکی یہ ہے کہ جیسا آسان ہے
... ویسا نہیں تاہم ... سہل پسند
کہلاتے ہیں اور ... مشکل پسند
چنانچہ لفظ سہل پسند کے صاحب معترض
نے بھی اپنی مضمون میں اسی طور سے معنی
لئے تھے۔ پس یہ کلام مشکل پسندیکا
بھی مقابلہ اوسکے تھا اسمین صاحب معترض
جان بوجھکر بفایدہ بحث کرتے ہیں

۵— سوال صاحب معترض کا کیا
صاحب ہوا ان کے اور تمام مذہبون میں
لوگ صرف نام رکھ لینے اور مرید ہونے
ہی اوس دہرم والے ہو جاتے ہیں
پر ایسا مطلب نہیں ہے کہ نام
رکھ لینے اور مرید ہونے ہی وہ اوس
دہرم کے اصول کو پا گیا یا اوسپر عامل
ہو گیا جسکو کہ اوسنے اختیار کیا مگر اوس
دہرم والے سمجھ لیتے ہیں کہ یہ ہماری
دہرم کا ہو گیا اوسکی نجات میں شک
نہیں اور جو اونکے نام وغیرہ کچھ قبول

نہین کرتے دیمی چاہیئے اسمین بہی ایک عجز
او نہین گمراہ اور مستوجب دوزخ
سمجہتی ہین اس بات کی صداقت مشکل
نہین ہی آپ صرف جب تک اپنے بیٹے
اور بیٹیان ایسے رکہینگے مین عیسی کا مرید ہونا
نام سلیمان شاہ آنکو مقبول ہوگی علی ہذالقیاس
کلو محمد پیر محمد صاحب کا مرید کہلانے سی
بہی محمدی بن سکتی ہین اور شنکر
گنپتی وغیرہ شیونکے رودراکش وغیرہ
اور سنیاسیونکا ڈنڈہ وغیرہ لینی سے
آپ ان ان مت کے بن سکتی ہین مگر
جب تک خدا پرست نہوگے ایک ہی
پرمیشور سا ترکہو گے مخلوق پرستی ناروا
نہ سمجہو گے اور اعمال نیک پروپکار
وغیرہ کا استعمال نہ کروگے تب تک
براہم نہین کہلا سکو گے —

۶— نام رکہنے اور مرید ہونے کے باب مین
صاحب معترض نے جو براہم دہرم کی
اور دہرمونکے ساتہ مشابہت دکہلائی
ہی اوسمین بڑا فرق ہے چنانچہ پنڈت لیکہر

اوسکی کتابون مین زیادہ بحث سی کیا فایدہ
اگر کوئی شخص ہندو اپنا نام ہندو نہ رکہکر
مسلمان عیسائی یا غیر ناموں مین سے
کوئی نام رکہے تو ہندو لوگ اوسے کبہی ہندو
نہ مانینگے علی ہذالقیاس مسلمان اور
عیسائی بہی دوسری نام والےکو اپنی
مذہب کا نہین کہتے مگر براہم ایک اوس شخص کو
براہم مانتی ہین جو صفات متذکرہ بالا کی
موصوف ہو چاہے وہ ہندو نام سی چاہی
مسلمان الہی بخش وغیرہ اور کسی نام
سی مشہور ہو اور براہم نام نہ بہی رکہی —
مرید ہونی مین بہی براہم کے اور دوسری
مذہب والے کے بڑا فرق ہی بشنو وغیرہ
جتنی فرقی ہین سب کسی انسان کو گرو اختیار
کرکے اوسکی تمام کلام کے ماننی اور غلامی
کرنے کو ضرورت مذہبی سمجہتی ہین مگر براہم
لوگ کسی انسان کو گرو کامل نہین سمجہتے
کسی کتاب کو شاستر کامل سمجہتی ہین وہی
اپنا گرو کامل صرف ایشر کو سمجہتی ہین اور
ست کو ہی شاستر کامل سمجہتی ہین چنانچہ
اونکا یہ شلوک ہی —

सुविशालमिदं विश्वं पवित्रं ब्रह्ममन्दि

१ चेतः सुनिर्म्मलं तीर्थं सत्यं शा
स्त्रमनश्वरम् विश्वासो धर्म्ममूलं
हि प्रीतिः परमसाधनम् स्वार्थना
शस्तु वैराग्यं ब्राह्मैरेवं प्रकीर्त्यते।

معنی

کشادہ یہہ سارا اِشو ہی برہم کا پوتر مندر
ہی نرمل چت ہی تیرتہہ ہی ست ہی لازوال
شاستر ہے سو اس یعنی اعتقاد دہرم
کی جڑ ہی پریت یعنی محبت ہی عین سادہن ہے
خودغرضی کو دور کرنا ہی براگ ہے
براہم لوگ اسطرح کہتی ہین پس ست ہمکو
جہانسے ملی ہم لے سکتی ہین خواہ کسی شاستر
سی ملے خواہ کسی انسان سی ملے خواہ ورسی ملی پس
اسطور ہم ان سبہونکو اپنا ہین گورو کہہ سکتی ہین
جن سے ہمو ست ملی جسکی ہمارا آتما بہی گواہی
دی سواے اس طریق کے کسی ایک آچارج
کو براہم لوگ گرو کامل اپنا نہین سمجہتی
براہم دہرم کے اصول ہمنی آپکو بیان
کر دئی مگر اونسے ہماری یہہ مراد نہین ہے
کہ ہم اپنی دہرم اور دہرم والون کے
پہچان کا کوئی نام یا دہرم کی کتابین
یا ہبادے پرستش رکہتی ہی نہین بیشک
یہہ سب چیزین ہم لوگ رکہتی ہین اور

انہین کے لحاظ سی صحبت لفظ برہم ست
کی ہمنی کی تہی مگر اونکی ہمکو قید نہین ہے
۷ — براہم دہرم جو کوئی جدا دہرم
یا محدود فرقہ نہین ہے یہہ قول اخیر کا یکا
درست ہی مگر تشریحاً اور بہی لکہا جاتا ہے
کہ اگرچہ براہم دہرم کسی فرقہ انسان سے
محدود نہین ہے تاہم دو چیزون سے
محدود اور جدا ہے وی دو چیزین ادہرم
اور دہرما دہرم سے سوا فضول باتین
ہین پس اس تشریح سی دنیا کے اور سب
مذاہب سے براہم دہرم علیحدہ بہی ہی اور
اون سبہون کے ساتہہ شامل بہی ہی کیونکہ
وی سب مذاہب براہم دہرم کا کچہہ کچہہ حصہ
رکہتی ہین —
۸ — صاحب تحریر کنندہ لکہتی ہین کہ خدا پرست
اور نیک افعال آدمی سب قومون مین
اور سب فرقون مین ہین لیکن آپ کے
براہم دہرم کے عقایدہ کے پابند نہین ہین نیز
اگر تم کسی پادری یا کسی ولی یا سادہو کو
لفظ براہم سے مخاطب کروگے تو وہ اس نام
سی آپ سی کبہی مخاطب ہونگا الخ —
جواب جو خدا پرست اور نیک افعال آدمی ہوگا

وہ ضرور براہم دہرم کے عقاید کا پابند ہوگا کیونکہ خدا پرستی اور نیک افعالی ہی براہم دہرم کے عقاید ہین اگر وہ آدمی مخلوق پرست اور بد افعال بہی یا فضول افعال بہی ہوگا تو بیشک وہ پورا براہم بہی نہین نہ وہ براہم دہرم کے عقاید کا پورا پابند ہے براہم نام سی پادری وغیرہ مخاطب ہونگی تو ہمارا کیا نقصان ہے ہم کچہہ براہم نام کے پابند نہین ہیہ پہلے کہہ چکے ہین اگر وہ پادری وغیرہ بالصفات براہم ہونگے تو ہم اونہین اوس نام سے مخاطب کرینگے جس سے اوسکی وے صفات سمجھی جاوین اور وہ اوس نام کو سمجہہ سکین —

۹ — سوال پروپکار کے کیا معنی ہین اور عام براہم لوگ کیا پروپکار کرتے رہتی ہین اور کن پروپکار کرنے کا کرنا اون پر فرض کیا گیا ہے —

جواب اپنی کے سوای دوسریکو فایدہ پہونچانے کا نام پروپکار ہی براہم لوگ پروپکار اکثر کرتے رہتی ہین بہت قسمین سی روز کرتے رہتی ہین پروپکار اپنی قسم کے ہین کہ اونکی تعداد نہین کہہ سکتی مگر خلاصہ اون قسمون کا یہہ ہی اول پرای آتما کا اوپکار کرنا دہرم اور گیان وغیرہ سی دوم پرای جسم کا اوپکار کرنا جسم کے ضروریات مہیا کرنے یا کروانے سے سوم پرائی کے تعلقات کے بہتری کرنی یہ پروپکار کبہی عام طور پر ایک جماعت یا ملک کا کیا جاتا ہی کبہی خاص طور پر ایک ایک متنفس کا مگر فایدہ خاص سے فایدہ عام مقدم سمجہا جاتا ہے کیونکہ فایدہ عام مین فایدہ خاص داخل ہی مگر فایدہ خاص مین فایدہ عام داخل نہین سوای براہمون کے اور لوگ بہی پروپکار کیا کرتے ہین مگر وہی پروپکار کے اصول کو بغیر جانی خود غرضی سے کرتے ہین مثال اوسکی یہہ ہی کہ ایک نہایت ادنی گہسیارا بہی پروپکار بغیر نہین رہتا کیونکہ وہ جو گہاس لاتا ہی اوس سے گہوڑی کا فایدہ ہوتا ہی گہوڑی والا کا ہوتا ہے گہوڑی والا گہوڑی پر سوار ہوکر جسکا کام کرتا ہے اوسکا ہوتا ہی

عناصر ہین ۔

۱۳ — سوال بھگتی کے کیا قواعد ہین اور کمال کس صورت مین ہوتا ہے اور نتیجہ بھگتی کا کیا ہی اگر مکتی ہے تو مکتی کے کیا معنی اور کیا صفت ہی اور مکتی کا ادہکاری کن صفات سے موصوف ہونا چاہئی ۔

جواب بھگتی ایک صفت ذاتی جیو آتما کی ہے جو انہی سے بڑا اور اعلا ہی اوسکی طرف دل کی رغبت یا محبت بھگتی کہلاتی ہے اسکے قواعد یہہ ہین کہ جسکی بھگتی کیجاتی ہے وہ جس بات کو پسند کرتا ہی بھگت بھی اوسی کو چاہتا ہے اور اوسی کام کو کرتا ہے کمال اوس صورت مین ہوتا ہے کہ اپنی معبود سے زیادہ عزیز کسیکو نہ جانے اور اوسکے لئی جان دینی کو بھی مستعد ہو جو اوسکے مرضی ہو سوی اسکی بھی خواہش و عمل ہو نتیجہ بھگتی کا مکتی ہے مکتی کے معنی اور صفت تمام قید اور رنج سے چھوٹ کر گیان اور آنند کی نہایت ترقی پانے بھگتی کا ادہکاری تمام انسان ہے صفت اوسمین یہہ ہونی چاہئی کہ جسکی بھگتی کرنے اوسکی صفت اوسمین

خود بخود ملجانے ۔

۱۴ — سوال کھانے پینے کی قید کے چھوڑ دینی کو اگر راستی کہلاتی ہی تو اسمین کچھہ دلیل اور گواہی بھی ہی اگر ہی تو لکھنا چاہئے

جواب دلیل یہہ ہی کہ جہان آزادی مین کچھہ حرج نہین وہان قید نامناسب ہی گواہی یہہ کہ سوای باشندگان ہند کے باہر کچھہ حصہ ہند کے پردہ زمین کے کسی ملک مین کھانے پینے کی چھوچھات کا اعتبار نہین ہے نہ کسی سنت مہاتما ولی پیغمبر نے خداپرستی یا نجات کے لئی اسکی کچھہ ضرورت بیان کی بلکہ سب انسان کو برابر جاننے کی ضرورت بیان کی ہے یہہ بہت خلاصہ کے طور پر لکھا اگر صاحب معترض کوئی دلیل اور گواہی درباب ضرورت اور فواید کھانے پینے کے چھوچھات کی لکھینگے تو آگے مین بھی اوسکا مفصل جواب دونگا ۔

۱۵ — اخیر مین مجھکو اتنا لکھنا ضرور ہے کہ مین لالہ ہزاراین صاحب کا بہت شکرگذار ہون کہ اونہون نے استفسار حقیقت براہم دہرم کا اختیار کیا جس سے یقین ہی کہ بہت ناظرین کو فایدہ پہونچیگا التماس میری یہہ ہی کہ جو

صاحبون کو براہم دہرم کے دہرم اصلی
ہووی بلاشک وشبہہ بیان کرین مگر یہہ
بیفایدہ حجت نہ اوٹہاوین کیونکہ میرا مطلب
محض ہی کہ جہانتک مین براہم دہرم کو جانتا
ہون ظاہر کردون اگر میری کلام مین
کچہہ غلطی ہو تو ازراہ مہربانی اصلاح
فرماوین براہم دہرم مین غلطی ہونا
تو ممکن ہی کیونکہ یہہ مذہب حقیقی مقرر کیا ہوا
پروردگار کا ہی فقط
ہونی مین کچہہ شک یا اعتراض یا پرسشر
خیال رکہنا چاہئی کہ خواہش فتحیابی سے
فتحیابی یا حجت کا نہین ہی مطلب صرف یہہ

راقم
سکہ براہم

صحتنامہ دہرمانوسندہان کا ۱

سوالات						جوابات					
حصہ	نمبر سوال	کالم	سطر	غلط	صحیح	حصہ	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۱	۴۱	العیقدت	العقیدت	۲	۱۵	۳	۱۷	اوروے	اوراوسکے
۱	۵	۱	۷	سواوسکے	سوااسکے	ایضاً	۱۷	۲	۹	کشی	کشتی
ایضاً	ایضاً	۲	۱	رہی ہے	رہی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۰	کنتی	+
ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳	ہوزہی ہے	ہورہی ہے	ایضاً	۲۰	۱	۱۴	کہ اول کے	کہ دل سکے
ایضاً	۷	۱	۱۵	شالیسگی	شائستگی	ایضاً	۲۳	۲	۱۹	ٹراجاتا ہے	آجاتا ہے
۱	۹	۱	۴	جذا	جدا	۲	۲۷	۱	۹	کشاڈک	کشادک
۰	۱۰	۲	۵	ہوتی	ہوتی	ایضاً	۲۷	۲	۶	ایضاً	ایضاً
ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۹	کتیی	کشتی	ایضاً	۲۷	۲	۲۲	منوسہا	منوسنگہتا
ایضاً	۱۱	ایضاً	۱۸	یاوت	یادن	ایضاً	۲۸	۱	۱۴	جوبراہمین	جوبراہمن
ایضاً	۱۴	۲	۱	البنی	ایسی	ایضاً	۲۸	۱	۱۹	پرلوگ	پرلوک
ایضاً	۱۵	۲	۵	نکمید	تکمیہ	ایضاً	۲۸	۲	۱۳	مارد	نارد
ایضاً	۱۷	۲	۱۴	بین	ہین	ایضاً	۲۹	۱	۷	کوفواید	کویافواید
ایضاً	۱۸	۱	۴	کشاوک	کشادک	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۰	شاستروںکو	شاشتروںکو
ایضاً	۱۸	۱	۱۹	سادہارن	اسادہارن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۷	کیونکہ کا قول ہے	کیونکہ منوکا قول ہے
ایضاً	۱۹	۲	۱۲	دہرکے	دہرم کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳	کے کرنیوالا	کا کرنیوالا
ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۹	دہرکے	دہرم کے	ایضاً	ایضاً	۲	۳	مہاتمادنکا	مہاتمادسکے
جوابات											
۳	۴	۲	۱	آب	آپ	ایضاً	۳۰	۲	۱۰	ہیت	ہین
ایضاً	۸	۱	۱۵	صاحبلو	صاحبکو	ایضاً	۳۱	۲	۱۴	مین	ہین
ایضاً	۱۴	۱	۱۶	اتمامین	آتمامین ہین	ایضاً	۳۱	۲	۱۹	اوراور	اور
ایضاً	۱۵	۱	۲	نطفر	ظفر	ایضاً	۳۲	۲	۱۱		جواب

حصہ	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲	۳۲	۳	۱۲	برہم دہرم کو	براہم دہرم کو سبھی اور شاستر [illegible]
ایضاً	۳۳	۱	۱۹	جھوٹے	جُوٹے
ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۰	جھوٹھا	جُوٹھا
ایضاً	۳۴	۳	۱۶		جواب
ایضاً	۳۵	۱	۳۰	شا	شالیت
ایضاً	۱۱	۱	۱۴	ने	ते
۰	۱۴	۱	۱۸	मन्नमह्न	यन्नयह्न
۰	۱۹	۱	۵	ता	ना
۰	۲۴	۲	۲	कुर्याद्वा	कुर्याद्या
۰	۲۹	۱	۲۰	कुहगम	कुहंगम
۰	۲۴	۲	۲۱	ज्योतिमिति	ज्योतिश्चिति
۰	۲۴	۱	۱۴	ब्राह्मणो	ब्रह्मणो